رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱۷

هو الحکیم العلیم

العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان

هو الحکیم العلیم

طب جدید یعنی ۱ کے نکالنے والا

ماہوار رسالہ

نبضۃ الاطباء

اطباء کو دواب مشکلات سے

جلد ۱

مدیر حکیم احمد الدین مع جدید طب

نمبر ۱

مقاصد رسالہ

(۱) علم علاج کے تمام مروجہ طریقوں مثل یونانی۔ ڈاکٹری۔ جدید کیمیک۔ ہومیوپیتھک وغیرہ کے اصولوں پر محققانہ و منقدانہ بحث کرنا اور انکے غلط مسائل کو پختہ دلائل کے ساتھ رد کرنا اور انکے صحیح مگر مختلف فیہ دلائل کو باہم تطبیق دیکر ایک جدید لیکن مکمل اور صحیح طب کا ملک میں قائم کرنا اس رسالے کا خاص اور پہلا مقصد ہوگا۔

(۲) انجمن خادم الحکمت کی طبی خدمات۔ جدید علمی نکات اور نئے نئے تجربات سے پبلک کو آگاہی دینا۔

(۳) بہ یوس العلاج مریضوں کو طب جدید کے ماتحت صحیح مشورہ دینا۔

ہر قسم کی خط و کتابت و ترسیل زر پتہ ذیل پر ہونی چاہیئے۔

حکیم احمد الدین بانی انجمن خادم الحکمت

شاہدرہ۔ لاہور

قواعد رسالہ

(۱) عام سالانہ قیمت تین روپیہ - طالب علموں سے دو روپیہ آٹھ آنہ - امر
پانچ روپیہ جو کہ ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی - مابعد کا کوئی حساب نہیں
البتہ باقساط ادا کر سکتے ہیں - مثلاً ایک روپیہ چار ماہ کے لئے اور ڈیڑھ
چھ ماہ کے لئے بھیجکر جاری کرا سکتے ہیں اور میعاد ختم ہونے پر اسیقدر قیم
اور بھیج سکتے ہیں -

(۲) قیمت رسالہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں یا وی پی ارسال کرنے کی اجازت بخش
بلا اجازت کسی صاحب کے نام رسالہ وی پی نہ ہوگا - کیونکہ
ڈاک کے نئے قانون کے مطابق وی پی کا خرچ اب بجائے ایک
کے تین آنہ ہوگیا ہے - تو بلا اجازت بھیجنے پر اگر وی پی واپس آجائے
کارخانہ کا سخت نقصان ہوگا -

(۳) تمام علمی سوالات مفت درج رسالہ ہونگے لیکن تشخیصی سوالات جو کسی مریض کے مت
طبی مشورہ کے رنگ میں ہوں وہ سوالات اگر عام اطباء سے ہوں تو دو آ
سوال اور اگر مدیر رسالہ سے خاص ہوں تو دو روپیہ فی سوال اسکے ہمراہ بھ
ضروری ہوگا ورنہ تلف کر دیئے جائینگے - البتہ ممبران انجمن خادم الک
انکے اہل و عیال کے متعلق ایسے سوالات مفت درج ہو سکتے ہیں -

(۴) عارضی طور پر تبدیل مقام کے لئے اپنے ڈاک خانہ میں اطلاع کر دینی چاہیئے
ہمیشہ کے لئے یا کم از کم چھ ماہ کے لئے جگہ تبدیل کی ہو تو دفتر کو آگاہ فرما دیں
کریں تاکہ آپ کا پتہ تبدیل کر دیا جائے ورنہ رسالہ نہ پہنچنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا

(۵) جواب طلب امورات کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہیئے -

(۶) نمونہ کا پرچہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہو سکیگا -

مینیجر

"اے آمدنت باعثِ آبادئے ما"

حمد بے نہایت و ستائش بے غائت اس حکیم مطلق کو سزاوار ہے۔ جس نے دُنیا کی کسی چیز کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔ دُنیا کے فیلسوف بصیرت دور بینیں لگائے بیٹھے ہیں۔ مگر آجتک ان کی نگاہ حکمتِ الٰہی کے انتہا تک نہیں پہنچ سکی ایک ہی پتے کے اندر حکمت اور اسرار کے وہ دفتر کھلے ہیں۔ جو عقل انسانی کو حیران اور خیرہ کر دینے کے لئے کافی ہیں۔ ایک قدرت کے تماشہ کرنے والی حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی۔ جب وہ بنفشہ کو سر جھکائے ہوئے اور سر بسجود حالت میں دیکھتا ہے سوسن اور لسان العصافیر کی زبانیں زبان حال سے وہ نعرۂ حمد بلند کرتی ہیں۔ کہ جس کے آگے پرندوں کے مدعیانہ نغمے اور چہچہے ہیچ ہیں۔ یہ تو صرف ظاہری کیفیت کا اثر ہے۔ لیکن اگر ان اشیاء کے اندرونی خواص کی تحقیق کی جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ قدرت نے کسی چیز کے اندر شہد کسی بوٹی کے اندر دودھ اور کسی چیز میں آبحیات پیدا کیا ہے۔ جو بوڑھوں کو توانائی اور جوانوں کو رعنائی بخشتا ہے۔

دُنیا میں ایسا کوئی شخص نہیں جو ان اسرار کے دفتر کا پورے طور پر مطالعہ کر سکے مگر تاہم ان لوگوں کا وجود نہایت مبارک وجود ہے۔ جو ہر چہ باداباد کہتے ہوئے اس عمیق سمندر میں اپنی کوششوں کی کشتی کو ڈال دیتے ہیں۔ اور اگرچہ اس سفر میں ان کو مصائب کے تھپیڑے لگتے ہیں۔ اور باد مخالف ان کی کشتیٔ مقصود کو جھونک ڈال دیتی ہے۔ ناخداؤں کی سرد مہریاں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ مگر وہ ان تمام مصائب کے سامنے سینہ سپر کرتے ہوئے بالآخر منزلِ مقصود تک جا ہی پہنچتے ہیں۔ ایسے لوگ یقیناً بنی نوع انسان کے ہمدرد ہیں۔ وہ خود مصائب میں پڑتے ہیں۔ دوسروں کو راحت پہنچے۔ وہ خود گرتے ہیں۔ تاکہ گرنے والوں کو سنبھال لیں وہ خاک میں ملتے ہیں۔ تاکہ جماعت ترقی کے معراج تک پہنچ جائے۔ وہ خود مرتے

ہیں تاکہ قوم زندہ ہو۔

صاحبان - ہر ایک قوم اور فن کے ترقی کے لئے ایک خاص وقت مقرر ہوتا ہے۔ ہندوستان صدیوں سے آرین کے حملوں کا آماجگاہ تھا۔ مگر انکی کلی عروج برہمنوں ہی کے زمانے میں ہوا۔ اور پھر جب بدھ مذہب اور جین مت کی ترقی کی وجہ سے ہندوؤں کا ستارہ غروب ہونے کو تھا۔ اس وقت گپتا خاندان اور راجپوتوں کی قربانیوں نے اسے دوبارہ زندہ کیا تیمور نے ۱۳۱۸ء میں ہندوستان پر حملہ کیا۔ مگر اسے کیا معلوم تھا کہ قضا قدرت کے نوشتے کے مطابق مغلوں کا عروج اس کے حملہ کے قریباً دوسو سال بعد اقبال اکبری کے ساتھ وابستہ تھا۔ یونان اور مصر کی علمی تحقیقاتیں جب گرد و خورد ہو گئیں تو خلفائے عباسیہ کے علمی ذوق اور کوشش نے اس کی شہرت اور ترویج کو چار چاند لگا دیئے۔ ؎

حریم خلافت میں اونٹوں پہ لدکر
چلے آتے تھے مصر و یونان کے دفتر

ویدک کا پودا اگرچہ دھنونتری جی مہاراج کے ہاتھ سے لگ چکا تھا۔ مگر چرک اور سشرت کی تحقیقاتوں نے اپنے وقت میں ویدک کا لوہا منوا لیا۔ الغرض ہر ایک قوم اور فن کی ترقی کے لئے قضا و قدر کی طرف سے ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔ زیادہ شرح کی ضرورت نہیں۔ لکل امرٍ من حینٍ باوقاتھا پر ایک منٹ کے لئے غور کر لینا کافی ہے۔

صاحبان - مجھے معاف رکھا جائے۔ کیونکہ میں آپ سے ایک سوال کرنے پر مجبور ہوں۔ میں عرض کرتا ہوں۔ کہ کیا ہمارے فن کی موجودہ پستی کو اوج ترقی کی ضرورت نہیں کیا ہمارے فن کی موجودہ ذلت اس بات کی متقاضی نہیں۔ کہ اسکو عزت کے ساتھ زندہ رکھنے کے لئے انتہائی کوشش کو کام میں لایا جائے۔ کیا آپ کے پیارے علمی فن کی موجودہ کس مپرسی آپ سے اس بات کا تقاضا نہیں کرتی۔ کہ جان نثاروں اور ہمدردوں کے گروہ کے گروہ بیمار پرسی کے لئے اس کی چوکھٹ پر حاضر ہوں۔ ہائے میرے خیال میں

کوئی صاحب ایسا نہ ہوگا۔ جو فنی ترقی کے خلاف ہو۔ جب جواب یہ ہے۔ اور خواہش بھی یہی ہے۔ تو میں عرض کرتا ہوں۔ کہ آجتک عملی رنگ میں آپ نے کیا کیا۔ اس سوال کے جواب میں خال خال انفرادی کوششوں کا پیش کرنا بے سود ہے۔ میں پوچھتا ہوں جماعتی رنگ میں آپ نے طب کی کیا خدمت کی۔ کیا یہ دل دہلا دینے والی ذلت نہیں کہ غیر تو غیر خود آپکے ہم وطن آپ کی طب سے منہ پھیرتے جاتے ہیں۔ کیا یہ پستی افسوس آفریں نہیں۔ کہ آپکے ملک کے شرفا علاج کے لئے آپ کی طب کی طرف قدم بڑھانا پسند نہیں سمجھتے ہیں۔ کیا یہ سوچنے کا مقام نہیں۔ کہ اگر آپ اپنی گدی پر بیٹھے ہوئے لوگوں کو مفت پڑیاں بانٹیں۔ تو لوگ آپ کے پاس آئیں۔ اور اگر جرأت کر کے قیمت کا سوال درمیان میں آگیا۔ تو مریض نے کسی اور دوکان کا رستہ پکڑ لیا۔ کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپکی قیمت مفت کے برابر بھی نہیں۔ کیا یہ سمجھ لیا جائے کہ کہ آپ ان باتوں کو محسوس نہیں کرتے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ آپ ضرور محسوس کرتے ہیں۔ اور سختی کے ساتھ محسوس کرتے ہیں۔

حضرات! اس شخص کی حالت قابلِ رحم ہوتی ہے۔ جو مصیبت میں مبتلا ہو۔ مگر بسلی الحس ہونے کے باعث اس مصیبت کو محسوس نہ کرے۔ مگر اس شخص کی حالت اور زیادہ قابل رحم ہوتی ہے۔ جو مصیبت کو محسوس بھی کرے۔ اور پھر اس سے مخلصی حاصل کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں نہ ہلائے۔ کیا طب کا موجودہ زوال مسلمہ نہیں ہے؟ کیا آپ کے تمدن اور معاشرت پر اس پستی کا کوئی اثر نہیں۔ اگر ہے اور یقیناً ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ غیرت نہیں تڑپتی۔ اور رگِ حمیت جوش میں نہیں آتی۔ اس وقت دنیا کی تمام قومیں اپنی ہستی کو قائم رکھنے کے لئے جد و جہد کر رہی ہیں۔ وہ اپنی ملکیت اور فن کو برقرار رکھنے کے لئے جانیں قربان کرتی ہیں۔ مال قربان کرتی ہیں۔ مگر حیرانی حیرت میں ڈوب جاتی ہے۔ جب ہم یہ ملاحظہ کرتے ہیں کہ صرف طبیبوں کا گروہ ایک ایسا گروہ ہے۔ جو اپنی موجودہ ذلت پر خوش ہے۔ اور اگر خوش نہیں تو ناراض بھی نہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ اپنی ہستی کو قائم رکھنے کے لئے مزدوروں تک

توہڑتالیں کریں۔ اور اپنے پیشے کو ترقی دینے کے لئے خاکروبوں تک شور مچائیں اور چیخیں اور چلائیں۔ مگر اگر کوئی ایسا فرقہ ہے۔ جسکے کانوں پر ان تمام نظاروں کے دیکھنے کے بعد بھی جوں تک نہیں رینگتی۔ تو وہ طبیبوں کا فرقہ ہے۔

میرا اس بیان سے یہ مطلب نہیں کہ ہڑتال کرنا کوئی امر مطبوع ہے۔ یا یہ کوئی ترقی کا حقیقی ذریعہ ہے۔ بلکہ میری مراد اس سے یہ ہے کہ دیگر پیشہ ور اور اہل فن اپنی ہستی کو صفحۂ ہستی پر قائم رکھنے کے لئے ہر اس کوشش کو عمل میں لاتے ہیں۔ جسے وہ مفید خیال کرتے ہیں۔ اطبا کو ان کی ہمت سے سبق لینا چاہئے۔

میں ان حضرات سے یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا جو طب یونانی کی حمایت کا دعوے کرتے ہیں۔ کہ اگر بوعلی سینا اور جالینوس اور ضیاء ابن بیطار کی عملی تحقیقاتیں آج عملی رنگ میں صفحہ عالم سے ناپید ہو جائیں۔ تو اسقدر علمی تباہی کا کون ذمہ دار ہوگا۔ وید صاحبان سے گذارش ہے کہ اگر دھنتونتری اور چرک اور سشرت کے علمی کمال آج عملی حیثیت سے صفحہ ہند سے نسیاً منسیاً ہو جائیں تو اسقدر علم اور کمال کی بربادی کا کون جوابدہ ہوگا۔ اسکا کیا جواب ہے۔ اظہار کی ضرورت نہیں عیاں را چہ بیاں۔ ایلوپیتھک آپ کی طب کے بہت بعد پیدا ہوئی۔ اور اگر آپ ہی کی طب کے دودھ سے اس کی پرورش ہوئی۔ مگر یہ ہونہار بانو دیکھتے دیکھتے پروان چڑھ گئی ہومیوپیتھک کا ستارا تو کل کی بات ہے۔ کہ افق سے طلوع ہوا تھا۔ اور آج نصف النہار تک پہنچ گیا۔ اور اب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر آپ کی طب کی پستی پر چشمک زنی کر رہا ہے۔ افسوس ہے۔ ؎

یارانِ تیز گام نے محمل کو جالیا
ہم محوِ نالۂ جرسِ کارواں رہے

اگر ہماری غفلت ہماری کوششوں کی رہزن نہ ہوتی۔ تو آج ہمیں یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ اگر ہمارے دماغ ہمہ دانی کے بے معنی دعوے سے متاثر نہ ہو جاتے۔ تو آج غیروں کو یہ پھبتی اڑانیکا موقع نہ ملتا۔ کہ خلف ناخلف نکلے۔ جنہوں نے بزرگو

کی میراث کو اپنی تن آسانی پر قربان کر دیا۔

اے میرے عزیز ہم وطنو! مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ مایوسی انسان کی کمر توڑ دیتی ہے۔ دل ہیں اس دل میں جو ایک حکیم کا دل ہے۔ امید اور ہمت کی قوتیں ہونی چاہئیں رات کی تاریکی صبح کے نور کی طلبگار رہے۔ ہر ایک زوال کے بعد کمال عود کرتا ہے۔ بشرطیکہ انسان ایک روح لیکر کمال کا طالب ہو۔ ان ایام میں اکثر یہ شعر میری زبان پر آیا کرتا ہے۔ ؎

سحر کی روشنی شب کے اندھیرے سے نکلتی ہے
توقع ہے کہ آسانی میری مشکل سے نکلیگی

اگرچہ ہر طرف نحوست اور ادبار کے بادل منڈلاتے پھرتے ہیں۔ مگر یہ دیکھکر مجھے کچھ اطمینان ہے کہ زمانہ پھر بھی ہمدرد وجودوں اور محقق طبیعتوں سے خالی نہیں۔ اگر اس قسم کے دردِ دل رکھنے والے وجود (گو وہ تعداد میں ابتداً قلیل ہی کیوں نہ ہوں) باہم مل بیٹھیں اور اپنی دلی و دماغی طاقتوں کو مناسب طریق پر خرچ کریں۔ تو چونکہ خداوند کریم ہمت کا حامی ہے۔ اس لئے کامیابی یقینی ہے۔ اور وہ دن دور نہ ہوگا کہ ان کی ترقی کی لَو بڑھتے بڑھتے ایک دریا کی صورت اختیار کریگی۔ جس سے ہزاروں اور لاکھوں تشنہ کام اپنی پیاس بجھائینگے۔

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ (لاہور) کے حلقے میں علمی تحقیقاتوں کی کھچڑی مدت سے پک رہی تھی۔ مگر می و عظمی جناب حکیم احمد الدین صاحب کو (کہ انکے بہادر دل اور محقق دماغ پر اللہ تعالےٰ کی برکتیں نازل ہوں اور انکے استقلال کی عمر دراز ہو) میں نے شب و روز علمی گرہوں کی عقدہ کشائی میں مصروف پایا۔ مطب کے متعلق انکی اُمنگیں جوبن پر تھیں۔ اور امیدوں کے ولولے انکے دل میں لہریں پیدا کرتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے عرض کیا کہ حکیم صاحب آپ کی جدید تحقیقات کی بہت مخالفت ہوگی۔ اور آپ کا وجود تعصب کے زہر آلود تیروں کا نشانہ بن جائیگا۔ بڑی متانت سے فرمانے لگے۔ کہ میں مخالفت سے نہیں گھبراتا۔ اور ہر معقول اعتراض کا جواب دینے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔ انجام کار

صداقت کی فتح ہوگی۔"

ابتداً حکیم صاحب موصوف نے مختلف طبی اخبارات کے ذریعے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور بعد ازاں باقاعدہ اپنے مضامین کے شیوع کے لئے دو طبی رسالوں کو انجمن خادم الحکمت کا آرگن بنایا۔ جو کہ "المعالج" اور رفیق حیات کے ناموں سے موسوم ہیں۔ مگر اس میں دقت یہ واقع ہوئی کہ بعض اوقات مذکورہ رسالوں کے مدیر اس بنا پر حکیم صاحب کے مضامین کو نہ چھاپتے۔ کہ شائد مخالفت ہو۔ اور دوسری طرف حکیم صاحب کی تحقیقات جدید کے عاشق حکیم صاحب کو اپنا رسالہ جاری کرنے پر زور دینے لگے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ حکیم صاحب نے باوجود کئی مشکلات کے رسالہ جاری کرنے کا عزم بالجزم کر لیا جسکا پہلا نمبر آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔

قدردان اصحاب کو مژدہ ہو کہ انتظار کی گھڑیاں ختم ہوگئیں۔ اور محض خدا کے فضل سے وہ دن آگیا۔ کہ ہم نئی اور جدید تحقیقاتوں سے اپنے دماغوں کو روشن کرینگے۔ نقل اور کورانہ تقلید کے الزامات ہم سے دور ہونگے۔ محقق اور جدت پسند طبیعتیں وجد میں آئینگی۔ علم طب ایک نئے پیرائے میں جلوہ گر ہوگا۔ اطبا یقین اور وثوق کے ساتھ علاج کر سکینگے۔ اور کیفیت مجہول معرفت کی شکل میں تبدیل ہو جائیگی

معزز ناظرین! آج میں آپ سے اور بھی باتیں کرتا۔ مگر افسوس ہے کہ بیماری کی وجہ سے کمزوری دامنگیر ہے۔ اسکو بھی حکیم صاحب کی تحقیقاتِ جدیدہ کا عشق ہی خیال فرمائیں۔ کہ جس وقت اجرائے رسالہ کی خوشخبری کا خط موصول ہوا۔ مسرت کی لہر بجلی کی طرح تمام وجود میں دوڑ گئی۔ اور اس نے مجھے یہ چند سطور لکھنے کے قابل بنا دیا۔ اس وقت میں صرف یہ کہکر آپ سے رخصت ہوتا ہوں۔ کہ آپ ان حقائق پر غور کرنے اور سمجھنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور وہ احباب جن کو ہنوز انجمن ہذا کی علمی تحقیقاتوں کے آلۂ اشاعت کی خبر نہیں۔ انکو واقف کریں۔ کیونکہ تحقیقاتیں خانۂ طب کی آبادی کا باعث ہیں۔ ع اے آنکہ نیست باعثِ آبادیئے ما

(باقی دارد)

خاکسار۔ عبدالرحمٰن خاکی حکیم حاذق از کوہ مری

عرض حال

منجانب مدیر رسالہ

صاحبان۔ سب سے پہلے میں خدائے عزوجل کا شکریہ بجالاتا ہوں جس نے میری ابتدائی عمر میں میرے دل میں خدمت طب و اطبار کے لئے سچا اشتیاق پیدا فرمایا اور پھر باوجود میری بے کسی اور بے بضاعتی کے ہر حال میں مجھے اس مقصد عظیم کے حصول میں استقلال بخشا اور نہ صرف استقلال بلکہ توفیق بھی عطا فرمائی۔ چنانچہ سب سے پہلے جب میرا ارادہ ہوا کہ ایک انجمن کی بنیاد ڈالوں جسکا کام اور نام خادم الحکمت ہو اور جس کے ممبر میرے ساتھ اس اہم کام میں ممد و معاون ہوں تو اس مولا کریم نے قریب پندرہ بیس احباب کے میرے ساتھ کر دیئے۔ پھر میں نے رسالہ تحفۃ الاطبا شائع کیا اس انجمن کو وسیع کرنا چاہا تو تھوڑے ہی عرصہ میں اکیسو بیس ممبر مجھے مل گئے جنکی وساطت سے میری تحقیقات طبی کا نشو و نما شروع ہو گیا اسکے بعد میں نے رسالہ ہدیۃ الاطبا شائع کیا جسکے بعد کچھ عرصہ میں ممبران کی تعداد دو سو پچیس کے قریب ہو گئی۔ اسپر مجھے ضرورت محسوس ہوئی کہ کم از کم اپنی تحقیقات جدیدہ کا کچھ حصہ اپنے دوستوں کے سامنے اصولی طور پر پیش کروں تاکہ ان اصولوں کی بنا پر وہ تمام دوست بھی آئندہ طبی تحقیقات اور ترقی کی راہ پر قدم زن ہوں سو محض خدائے کریم کے فضل و کرم سے میں نے رسالہ تبصرۃ الحکماء شائع کیا جس کے بعد اس وقت ممبران انجمن خادم الحکمت کی تعداد دو سو ستر سے متجاوز ہو چکی ہے۔ لیکن اب جبکہ ممبران انجمن کا دائرہ اسقدر وسیع ہو چکا ہے کہ سارا سارا دن انکے خطوط کے جوابات لکھنے میں گذار دیتا ہوں تو بھی میں عہدہ برا نہیں ہو سکتا تو ضروری اور نہایت ضروری معلوم ہوا کہ ایک ماہوار طبی رسالہ نکالا جائے جو کہ انجمن خادم الحکمت کا آرگن ہو۔ اور جس کے ذریعہ اس بڑھتے ہوئے کام کو سنبھالا جا سکے تو اس میرے خالق و مالک خدا

نے آج مجھے یہ توفیق بھی عنایت فرمادی ہے کہ میں رسالہ تبصرۃ الاطبا کو ماہواری صورت میں آپکے سامنے پیش کرسکوں۔ چنانچہ اسکا پہلا نمبر آپکے ہاتھوں میں ہے۔ اس رسالہ کی ظاہری حالت مثل کاغذ۔ کتابت۔ طباعت اور حجم وغیرہ جو کچھ بھی ہے آپکے پیش نظر ہے۔ صرف اسقدر عرض کردیتا ہوں کہ انشاء اللہ آئندہ اس کی ہر صفت میں ترقی کی جائیگی اور ماہ بماہ پہلے سے زیادہ خوبصورت اور خوشنما بنانے کی کوشش کی جائیگی۔ اور تمام نقائص موجودہ کو رفع کرنے میں ہمیشہ ساعی رہونگا۔ باقی رہی اسکی اندرونی حالت یعنی اس کے مضامین وغیرہ سو اس کے متعلق مجھے اپنے سابقہ دوستوں یعنی ممبران انجمن خادم الحکمت کے سامنے تو کسی قسم کا اظہار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اصحاب میرے حالات میرے مقاصد اور میرے کاروبار سے بخوبی واقف ہیں۔ اور انہوں نے ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں بلکہ ہزارہا دفعہ باہمی افاضہ اور استفاضہ کرکے دیکھ لیا ہوا ہے۔ اور گذشتہ پانچ چھ سال کے عرصہ میں وہ میرے اخلاص اور خدمات صادقہ کا بخوبی تجربہ کرچکے ہیں۔ لیکن ان اصحاب کی اطلاع اور آگاہی کے لئے جو کہ ابھی نئے ممبر بنینگے یا جن کے نام یہ رسالہ بطور نمونہ جائیگا اسقدر عرض کردینا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ یہ رسالہ اپنے مضامین کے لحاظ سے ایک بے نظیر رسالہ ہوگا۔ جس کی نظیر موجودہ مروجہ طبی رسالوں میں ڈھونڈھنا نہ صرف محال بلکہ قطعی ناممکن ہے۔ اس رسالہ میں کوئی مضمون کسی کتاب سے نقل شدہ نہ ہوگا۔ کوئی سُنا سُنایا نسخہ اس میں درج نہ ہوگا۔ کوئی مبالغہ آمیز اور دور از حقیقت بات اس میں درج نہ ہوسکے گی۔ غرضیکہ کوئی ایسا امر جس کی اطبا کو ضرورت ہے نہیں اس میں نہ ہوگا۔ بلکہ اس میں وہ اعلےٰ سے اعلےٰ مضامین ہونگے جن کی ہمارے معالجین کو سخت ضرورت ہے اور جن میں کا ایک ایک مضمون ایسا ہوگا کہ اطبا اسکو دیکھ کر عش عش کر اُٹھیں اور اپنے مُنہ سے بخوشی یہ اعتراف کرلیں کہ بس ایک ہی مضمون میں ہم کو ہماری سالانہ قیمت بمعہ منافع واپس مل گئی ہے۔ چنانچہ اس رسالہ میں عام طور پر مندرجہ ذیل عنوان پر مضامین ہوا کرینگے۔

(۱) **حفظانِ صحت** - اس میں حفظ صحت کے بالکل صحیح اصول مگر آسان اور سہل العمل درج ہوا کرینگے جن پر عمل درامد کرلینا ہر ایک امیر و غریب کے لئے ممکن ہو نہ ایسا جیسے ڈاکٹری اور یونانی کے مشکل اصول ہیں جن پر غربا تو علیحدہ رہے - بڑے بڑے امیر اور راجے بھی عمل نہیں کر سکتے -

(۲) **علاج الامراض** - اس میں عام طور پر پیدا ہونے والی تکلیف وہ علامات مثل درد و خارش و سوزش وغیرہ خواہ وہ کسی عضو میں ہو یا جسم کے تمام مخارج میں، کسی خاص مخرج کے متعلق کسی قسم کی کمی و بیشی پائی جائے - جیسا کہ آنکھ - کان - ناک منہ - حلق - بول و براز یا مسامات کی راہوں سے کسی غیر طبعی چیز کا اخراج ہونا یا طبعی چیز کا طبعی حد سے زیادہ اخراج پانا یا ان میں سے کسی راستہ کا بند ہو جانا یا کم از کم اس کے طبعی اخراج میں کمی واقع ہونا - اور پھر علاوہ اس کے جسم کی تمام قوتوں میں سے کسی قوت کا کم و بیش ہو جانا - کسی عضو کی حرکت و سکون یا دیگر کیفیات گرم و سرد میں خلل آجانا وغیرہ وغیرہ علامات کو فرداً فرداً لکھکر انکی امراض کی طرف صحیح اشارات کئے جائینگے - اور اس طرح تمام امراض کی تشخیص میں ایک اعلےٰ درجہ کے علم کا انکشاف کیا جائیگا - اور تمام امراض کے علاج پر مجرب و صحیح طریقے خواہ وہ علاج بالید کے متعلق ہوں یا علاج بالدواء کے اور پھر وہ طریق خواہ علاج بالمادہ کی قسم سے ہوں یا علاج بالتوجہ اور دیگر اسباب و ذرائع سلب امراض میں سے مفصل مسطور ہونگے -

(۳) **علم الادویہ** - اس میں ہر ایک مفرد دوائی کے متعلق بالکل صحیح اور تحقیق شدہ خواص درج ہونگے - یونانیوں کی طرح مبالغہ سے کام نہیں لیا جائیگا جیسا کہ محقق احباب سے پوشیدہ نہیں - کیونکہ مفردات کی عام کتابوں میں دیکھا جاتا ہے کہ قریباً ہر ایک گرم مزاج دوائی کے متعلق لکھدیتے ہیں کہ یہ مقوی باہ ہے تمام امراض باردہ مثل لقوہ فالج - تشنج - صرع - سکتہ کا بوس وغیرہ وغیرہ کے لئے نافع ہے لیکن سچ پوچھو تو وہ کسی مرض کے لئے بھی بطور شافی علاج کے کام نہیں آسکتی دیکھئے

کو تو کتابوں میں ہزارہا ادویہ مقوی باہ ہیں۔ لیکن کرنے کو ایک بھی نہیں۔ بیچارے یونانی تنگ آکر شناسیوں کے کشتہ جات اور ڈاکٹروں کی پیٹنٹ دوائیوں سے کام چلا رہے ہیں۔ پھر بہت سے اور نقص بھی علم المفردات میں ہیں جنکے ذکر کا یہ موقعہ نہیں۔ وہ تمام نقائص ہمارے علم الادویہ میں نہ ہونگے۔ بلکہ ہر ایک دوائی کے صحیح خواص پھر اس کے صحیح صحیح اوزان اور انکی مختلفہ تاثیریں اور انکے طریق استعمال اور موقع و محل استعمال وغیرہ ایسے صاف درج ہونگے کہ معالج ہر ایک چیز کا بیان پڑھکر بلا تردد اس کے استعمال پر دعوے کے ساتھ قادر ہو سکے۔ اور نتائج بھی حسب منشا نکلیں۔

(۴) استفسارات۔ اس میں ہر قسم کے سوالات درج ہونگے خواہ وہ مشورہ علاج کے متعلق ہوں خواہ کسی مرض یا دوائی یا کسی دیگر طبی مسئلہ کے متعلق۔

(۵) جوابات۔ اس میں ہر طرح کے سوالات کے جوابات درج ہونگے۔

(۶) مراسلات۔ اس میں وہ تمام خطوط یا انکے اقتباسات جو کسی مفید مشورہ یا ضروری امر کے متعلق ہوں۔ یا وہ طبی رپورٹیں جو کہ انجمن خادم الحکمت کے کارکن نمبران کی طرف سے موصول ہونگی جن میں علم العلاج میں ایک مفید اضافہ ہونے کی اُمید ہوگی، درج ہوتی رہینگی۔

(۷) متفرقات۔ اس میں متفرق طبی خبریں اور نئے تجربات و عجائبات وغیرہ درج ہوا کرینگی۔

امید۔ ہے کہ ناظرین اس رسالہ کو اپنے نام جاری فرما کر ضرور ہی مستفیض و محظوظ ہونگے۔

حفظِ صحت

حفظ صحت چونکہ ایک ایسا علم ہے جس کی ضرورت ہر ایک انسان کو ہے۔ خواہ وہ امیر ہو یا غریب اور خواہ وہ طبیب ہو یا غیر طبیب پھر خواہ وہ شہری ہو یا دیہاتی لہذا ضروری ہے کہ یہ مضمون ہر ایک رسالہ میں سلسلہ وار درج ہوا کرے۔ تاکہ بنی نوع کا فائدہ ہو۔ ناظرین رسالہ سے اسقدر عرض کر دینا بیجا نہ ہوگا۔ کہ یہ مضمون بھی دیگر مضامین کی طرح نہایت اچھوتا اور نرالی طرز لئے ہوئے ہوگا۔ اور حفظ صحت کے ایسے آسان لیکن مکمل اور صحیح مسائل پر مشتمل ہوگا۔ جو کہ ہر ایک ادنے و اعلے اصحاب کے لئے قابل عمل ہو سکیں نہ ان مسائل اور اصولوں کی طرح جو کہ یونانی اور ڈاکٹری کتابوں میں بڑی بڑی طول طویل ابحاث میں لکھے گئے ہیں۔ مگر ان پر عملدرآمد ایسا ہی مشکل ہے جیسے اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گذر جانا۔ چنانچہ جاننے والے جانتے ہیں کہ آجتک ان تمام اصولوں پر کسی ایک شخص نے بھی عملدرآمد کرنے کی توفیق نہیں پائی۔ خواہ وہ خود طبیب اور ڈاکٹر کیوں نہ ہو۔ اور خواہ وہ کسقدر امیر کبیر اور اپنی صحت کا سخت حریص ہی کیوں نہ ہو۔ وجہ یہ وہ اصول بہت ہی ناممکن العمل ہیں۔ یونانی اطبا نے تو اخلاط اور امزجہ کے غلط مسائل کو ہر ایک ماکول و مشروب اور فصول اور ہواؤں میں داخل کر کے علم حفظ صحت کو ناقابل حفظ بنا دیا ہے۔ اور ڈاکٹروں نے جراثیم سے ڈرا کر علم حفظ صحت کو سخت مشکل اور محال بلکہ ناممکن بنا دیا ہے۔ مگر یہ مضمون آپ کو بالکل سادہ اصول بتا کر حفظ صحت کی نعمت سے مالا مال ہونے کے واسطے تیار کر دیگا۔ اور موٹے موٹے عام فہم مسائل سے آپکے ذہن نشین کر دیگا۔ کہ ان اصول پر آپ بآسانی چل سکتے ہیں۔ اور اس طرح سے آپ اپنی صحت کو محفوظ بھی رکھ سکتے ہیں۔ اور بانیہمہ اپنے دنیوی کاروبار بھی نہایت آزادی کے ساتھ چلا سکتے ہیں۔ اور یہ کہ آپکو ہر ایک ماکول و مشروب اور ہر ایک فصل اور ہر جگہ میں پھونک پھونک کر قدم رکھنے اور

ہر ایک چیز کے متعلق اس کی مزاج گرم۔ سرد۔ خشک۔ تر دیکھنے کی بھی ضرورت نہیں ہے

زمانہ قدیم یعنی جہالت کے زمانہ میں اکثر باطل پرست اور متوہم لوگ امراض کو بعض دیوتاؤں اور جنوں بھوتوں کی طرف منسوب کرتے تھے۔ یعنی امراض کا پیدا ہونا انکی ناراضگی کے باعث سمجھتے تھے۔ اسی واسطے تمام ممالک میں بے شمار دیوتاؤں کی پرستش کرتے اور انکے راضی کرنے کے واسطے انگنت قسم کے واہیات اعمال بجالاتے تھے۔ چنانچہ ابتک بھی بعض جاہل قوموں میں وہ رسومات باطلہ موجود ہیں اور وہ لوگ مرضوں کو ابتدا میں ٹونے ٹوٹکے اور گنڈے تعویذوں کے ذریعہ سے صحت دلوانا چاہتے ہیں۔ لیکن آخر مرض کے بڑھ جانے اور قریبًا لاعلاج ہو جانے پر کسی طبیب یا ڈاکٹر کی طرف رجوع لاتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ اس علمی ترقی کے زمانہ میں اور ترقی یافتہ قوموں میں بھی علم طب بعض اوہام باطلہ سے خالی نہیں ہے چنانچہ اب تک ہماری طبی کتب میں بعض مفردات کے متعلق بے سروپا حکایتیں درج ہیں جو سراسر لغو اور فضول ہیں۔ مثلاً بعض کی نسبت لکھتے ہیں کہ اس دوائی کو فلاں دن فلاں وقت فلاں ہیئت کے ساتھ حاصل کرنا چاہیئے تو فلاں فلاں فائدے اس میں ہونگے ورنہ نہیں۔ بعض کی نسبت کہتے ہیں کہ فلاں بوٹی کو کتے کے گلے میں رسہ باندھکر اکھاڑنا چاہیئے ورنہ آدمی ہلاک ہو جائیگا۔ فلاں دوائی کو گلے میں لٹکا دینے یا کمر میں بندھوا دینے سے فلاں فلاں مرض رفع ہو جاتی ہے۔ غرضیکہ عجیب عجیب قسم کے توہمات کتب معتبرہ میں ابتک مندرج ہیں۔ حالانکہ وہ بالکل غلط بلکہ اغلط ہیں۔ علاوہ ان توہمات باطلہ کے ادویات کی مزاج کا مسئلہ کیسا غلط مروج ہو رہا ہے۔ پھر انہیں تمام توہمات کے ساتھ ساتھ ہی حفظ صحت کا مسئلہ ایسا پیچیدہ اور لاینحل بنا دیا گیا ہے کہ اسکو سمجھنا اور خصوصًا اس امر پر عمل کرنا محال بلکہ ناممکن محض ہے۔ کوئی بڑے سے بڑا طبیب اور لائق سے لائق ڈاکٹر بھی اپنے اپنے علم حفظ صحت کے مطابق عمل میں پورا نہیں اتر سکیں۔

(باقی دارد)

علاج الامراض

باب اوّل

امراض الاوجاع یعنی دردوالی بیماریاں

اس باب میں تمام وہ امراض جس میں بطور علامت کے وجع یعنی درد کا پایا جانا ضروری ہو درج ہونگی۔

جاننا چاہیئے کہ درد جسکو عربی میں وجع یا الم کہتے ہیں۔ دراصل کوئی خاص مرض نہیں ہے۔ بلکہ اکثر امراض میں بطور علامت کے واقع ہوتی ہے۔ کیونکہ درد ایک عصبی احساس کا نام ہے۔ جوکہ مختلف امراض کے ضرر کی وجہ سے اور مختلف اعضاء کی بناوٹ یا انکے باہمی نظام میں فساد واقع ہونے سے اعصاب میں پیدا ہوتا ہے۔ حقیقت حال یہ ہے کہ نظام جسمانی میں امن قائم رکھنے کے لئے قدرت قادر نے جہاں اور اعلےٰ و ادنےٰ اعضا خلق فرمائے ہیں۔ وہاں نظام اعصابی بھی اس غرض کے لئے بدن انسان میں مقرر فرمایا ہے تاکہ بدن کے جس حصہ میں کسی قسم کا فساد واقع ہو۔ وہاں کے متعینہ اعصاب فوراً اس کی اطلاع اعضائے رئیسہ بدن کو پہنچائیں تاکہ اسکا تدارک کیا جائے۔ چنانچہ اعصاب اس غرض کے واسطے تمام بدن میں منتشر کئے گئے ہیں۔ انسان کی ہر ایک حس انہیں اعصاب کے ذریعہ ہے۔ قوت ذائقہ سامعہ باصرہ وغیرہ انہیں حسی اعصاب کے کرشمے ہیں۔ ہر ایک نفع و نقصان کی چیز سے یہی اعصاب ہی اول اول دل و دماغ کو اطلاع دیتے ہیں اور انہیں کی جاسوسی کے ماتحت اعضائے رئیسہ عضلات یا اعصاب متحرکہ کو کسی قسم کی ڈیوٹی سپرد کرتے ہیں۔

پس جب بدن انسان کے کسی حصہ میں بیرونی یا اندرونی طور پر کسی قسم کا فساد پڑتا ہے تو سب سے پہلے جو اس کی اطلاع دیتے ہیں۔ یہی اعصاب حاسہ ہیں۔ جنکا جال ہر ایک عضو میں پھیلا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ جب کسی سبب سے کسی عضو کے کسی فعل میں خلل آتا ہے۔ اسی وقت یہ جاسوس اپنے مرکز دماغ میں اطلاع کر دیتے ہیں۔ اور اس کی اطلاع کے کئی طریق ہیں جن سے مختلف عوارضات کا امتیاز اور علم ہو سکتا ہے۔ منجملہ انکے موٹے موٹے طریق یہ ہیں درد۔ خارش یسوزش بے چینی وغیرہ یہ تمام کیفیات اعصابی اطلاع رسانی کے طریق ہیں جو قدرت نے انکے تفویض کر رکھے ہیں۔ اس جگہ صرف درد کے متعلق ہی ذکر کیا جائیگا۔ اور دوسرے طریق بھی اپنے اپنے باب میں مسطور ہونگے۔ انشاءاللہ تعالےٰ

پس جیساکہ عام اطبا کا قاعدہ ہے کہ سر سے لیکر پاؤں تک کی تمام امراض سلسلہ وار بیان کرتے ہیں۔ یہ عاجز بھی ان کی تبعیت میں دردوں کا بیان اسی مشہور اور مسلمہ طریق سے بیان کرنے کے لئے پہلے سر کے دردوں سے ہی ابتدا کرتا ہے۔

صداع یعنی درد سر

یاد رہے کہ جب کبھی سر میں درد ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ اعضاء انسانی میں سے کسی نہ کسی عضو کی بناوٹ یا اس کے کسی نہ کسی فعل میں خلل واقع ہو گیا ہے۔ خواہ سر کے اعضاء میں سے کسی نہ کسی عضو میں خلل ہو خواہ باقی اعضائے جسمی میں سے کسی عضو میں خلل پیدا ہو کر اس کے افعال کی بے اعتدالی کے اثر سے متاثر ہو کر بطور مشارکت کے اعضائے سر میں خلل پیدا ہوا ہو۔ مشارکت کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ اعصاب ہر ایک عضو میں موجود ہیں اور ہر ایک عصب کا مرکز اعلےٰ دماغ ہے۔ اس واسطے جہاں کہیں بھی کسی عضو میں فساد واقع ہو وہاں کے اعصاب کی بے چینی کا اثر فوراً دماغ تک بھی آجاتا ہے جس سے دماغ کے افعال میں

بھی کمی بیشی ہونا ضروری ہے۔ پس جب دماغ کے کسی فعل میں فتور واقع ہو تو ایذاء سے درد کا پیدا ہونا لازمی ہوتا ہے۔ پس اس حقیقت کے ماتحت صداع (دردسر) دو قسموں پر منقسم ہو جاتی ہے۔ ایک مقامی دوسری شرکی۔ مقامی وہ جس میں صرف اعضائے سر میں خلل ہو۔ شرکی وہ جس میں پہلے کسی دوسرے اعضاء بدنی میں خلل واقع ہو کر اس کے ذریعہ سے اعضائے سر میں خلل آوے۔ لیکن یہ تقسیم مقامی اور شرکی صرف مبتدیوں کو سمجھانے کے واسطے ہے تاکہ مقامی میں مقامی علاج کیا جائے۔ اور شرکی میں اس خاص عضو کا جس کی وجہ سے اعضائے سر میں خلل واقع ہوا۔ ورنہ سر درد کی تقسیم بحسب کیفیت و ماہیت کے ذیل کی دو قسم پر منقسم ہے۔ اول زیادتی خون کی وجہ سے دوم کمی خون کے باعث یہ کمی و زیادتی خواہ کسی سبب سے ہو پس ان دونوں قسموں کی علامات حسب ذیل ہیں:۔

علامات زیادتی خون

(۱) سر پر لمس کرنے سے زیادہ گرم معلوم ہو

(۲) شرائیں سر میں عظم و نڑپ زیادہ ہو

(۳) سر بھاری معلوم ہو۔

(۴) چہرہ بھرا بھرایا ہوا اور متہیج ہو۔

(۵) نبض تیز اور پُر ہو۔

(۶) رنگت چہرہ سرخ و شوخ ہو۔

علامات کمی خون

(۱) لمس میں اعتدال سے زیادہ سرد ہو

(۲) باریک اور سُست ہوں۔

(۳) ہلکا اور خالی معلوم ہو۔

(۴) چہرہ خشک اور متمدد ہو۔

(۵) نبض سُست اور پتلی ہو۔

(۶) رنگت چہرہ زردی یا سفیدی مائل ہو

اسباب سر درد ہر دو قسم حسب ذیل ہیں:۔

امتلاخون کے اسباب

(۱) سر پر دھوپ یا آگ کی گرمی لگی ہو۔

(۲) ایسی ادویہ و اغذیہ کھانے کا اتفاق ہوا ہو جن سے حرکت قلب تیز ہو۔

کمی خون کے اسباب

(۱) سر پر برف یا سرد ہوا یا سرد پانی سے سردی لگنے کا اتفاق ہوا ہو۔

(۲) ایسی اغذیہ و ادویہ جو مسکن و مخدر اور مضعف قلب ہوں:۔

(۳) عمدہ خوراک کھانا اور ورزش نہ کرنا۔
(۴) کثرت محنت و اعمی۔
(۵) حیض کا بند یا کم ہونا۔
(۶) سر پر ضربہ و سقطہ کا پڑنا۔
(۷) کان یا آنکھ یا ناک کی امراض۔
(۸) سر کی وریدوں میں سدہ پڑ جائے۔

(۳) محنت کرنا عمدہ خوراک نہ کھانا۔
(۴) مرض اسہال و پیچش۔
(۵) ادرار طمث یا دودھ پلانا۔
(۶) دماغ کا ہل جانا یا جھٹکا سخت لگنا۔
(۷) معدہ جگر آگردہ یا طحال کی امراض حادہ
(۸) سر کی شرائین میں سدہ پڑ جائے۔

علاج ہر دو اقسام

اگر خون کی زیادتی سے ہو تو ایسی تجاویز اختیار کرنی چاہئے کہ جن سے دماغ میں خون کم آوے اور اگر خون کی کمی ہو تو ایسی تجاویز اختیار کی جائیں جن سے سر کی طرف خون زیادہ جائے۔

وہ تجاویز یہ ہیں

سر کی طرف خون کم کرنے کی تجاویز

(۱) ورزش کرنا۔
(۲) اطراف کا باندھنا۔
(۳) پاؤں کو گرم کرنا اور سر کو سرد کرنا۔
(۴) اسہال ادرار تعریق اور فصد کرنا۔
(۵) سر پر قابض اور مسکن ادویہ کا لگانا۔
(۶) ایسی ادویہ کھلانا جن سے خاص سر کی طرف کا دوران خون کم ہو جائے۔
(۷) ایسی ادویہ کھلانا جن سے اعضا ، ، احشائیہ میں دوران خون تیز ہو جائے
(۸) ان امراض کا علاج کرنا جن کی مشارکت سے خون سر کو جاتا ہو۔

سر کی طرف سے خون کو زیادہ کرنے کی تجاویز

(۱) آرام سے لیٹ رہنا سر کو نیچے لٹکانا۔
(۲) گلوبند سے گلے کو حسب ضرورت دبانا۔
(۳) پاؤں کو سرد کرنا اور سر کو گرم کرنا۔
(۴) قابضات مقویات محرکات کھلانا۔
(۵) سر پر محلل اور محمر ادویہ کا لگانا۔
(۶) ایسی ادویہ کھلانا جن سے خاص طور پر سر میں دوران خون تیز ہو جائے۔
(۷) ایسی ادویہ دینا جن سے اعضائے اندرونی کا دوران خون کم ہو جائے۔
(۸) ان امراض کا علاج جنکی شرکت سے سر کی طرف خون کم پہنچتا ہو۔

علم الادویہ

آک

جسکو مدار۔ عشر۔ خرک وغیرہ بھی کہتے ہیں۔ اور ہمارے ملک کے عام وخاص سب لوگ اسے بخوبی جانتے ہیں۔ جوکہ نہایت عجیب الخواص چیز ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے ملکی اطباء اس کے پورے پورے خواص سے بالکل ہی بے خبر ہیں ہزاروں ادویہ جوکہ مصر اور یونان بلکہ یورپ تک سے آکر یہاں فروخت ہوتی ہیں۔ انہیں بڑی خوشی سے قیمت دیکر خرید لیتے ہیں۔ مگر یہ مفت کی چیز جوکہ اس ملک میں اس کثرت سے پیدا ہوتی ہے کہ کوئی شہر یا گاؤں اس سے خالی نہیں اپنے کام میں لاکر ہزارہا مریضوں کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ غیر ملکی ادویہ کے فوائد اور خواص اور انکے اوزان کا تو انہیں علم ہے جس کی بنا پر ان ادویہ کو ہمیشہ استعمال میں لاتے ہیں۔ لیکن اپنے ملک کی ایک عجیب وغریب چیز کو بے قدری کے کونہ میں اپنی نظروں سے اوجھل کر رکھا ہے۔

آج میں اس بے مثل دوائی کے متعلق اپنی تحقیقات مشرح لکھتا ہوں اور اپنے تمام احباب سے التجا کرتا ہوں کہ آئندہ اس دوائی کو اپنے اپنے مطب میں موجود رکھیں اور روزانہ استعمال کیا کریں۔ اور اگر کوئی نیا تجربہ اس کے متعلق معلوم ہو تو دفتر انجمن میں اطلاع دیں تاکہ بذریعہ رسالہ ہذا اپنے تمام برادران تک اسے پہنچا دیا جائے۔

حصص مستعملہ۔ عام طور پر اس کے مندرجہ ذیل اجزاء استعمال میں آتے ہیں۔ پھول۔ پتے۔ جڑھ کی چھال۔ اور اسکا دودھ۔ جس کی ہر ایک جزو اپنی پہلی جزو سے اپنے افعال میں زیادہ تیز ہے۔ مثلاً پھول کے مقابلہ میں اسکے پتے ڈیوڑھے

تیز ہیں۔ اور اس کی جڑھ کی چھال تین گُنا زیادہ تیز ہے۔ لیکن اس کا دودھ اس سے سولہ گنا تیز ہے۔

افعال و تاثرات

اس کی ہر ایک جزو بیرونی طور پر استعمال کرنے سے جلد کو سُرخ کر دیتی ہے۔ اور وہ جگہ گرم ہو جاتی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہاں خون کا اجتماع ہو جاتا ہے۔ اگر اس کی تیز جزو یعنی دودھ کو لگایا جائے تو سُرخ و گرم ہونے کے علاوہ اس جگہ پھُنسیاں یا ورم بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بالآخر وہاں کا گوشت کھایا جا کر زخم ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اس کی دیگر اجزا کو جو کم تیز ہیں بار بار لگانے سے بھی یہی نتائج نکلتے ہیں۔ یعنی پہلے وہ جگہ سُرخ ہو جاتی پھر پھُنسیاں پیدا ہوتیں اور پھر زخم بن جاتے ہیں

اندرونی طور پر زیادہ مقدار میں کھلانے سے معدہ میں سوزش اور جلن پیدا کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے سخت بے چینی اور قلق و اضطراب پیدا ہو جاتا ہے جی متلاتا ہے۔ اور قے شروع ہو جاتی ہے۔ اور پھر امعاء پر اثر کر کے اسہال لاتا ہے یہاں تک کہ بعض اوقات قے و اسہال میں خون آنا شروع ہو جاتا ہے۔ حتےٰ کہ یا تو مریض اس تکلیف سے مر جاتا ہے۔ اور یا اس کے معدہ و امعاء میں زخم ہو کر کئی اور امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس وزن کو مقدار سمیہ کہا جاتا ہے۔

لیکن تھوڑے مقدار میں اسکا اندرونی طور پر استعمال کرنا اور حسب ضرورت مناسب وزن میں سوچ سمجھ کر دینا کسی قسم کا نقصان نہیں کرتا۔ بلکہ بے شمار فوائد و منافع رکھتا ہے۔ اور بیسیوں امراض کو بیخ و بُن سے اوکھاڑ دیتا ہے۔ اگرچہ اس وزن میں جیسا کہ لکھا جا چکا کسی قسم کا جسمی نقصان تو نہیں ہوتا لیکن تاہم ممکن ہے کہ کسی مریض کو قدرے تکلیف کا باعث ہو۔ مثلاً گھبراہٹ پیدا کرے یا غثیان اور جی متلانے کی تکلیف ہو اس سے زیادہ کوئی خاص ضرر پیدا نہیں ہوتا۔ سو اس وزن کو ہماری اس طب جدید میں وزن دوائیہ کہا جاتا ہے۔ لیکن اس سے بھی بہت قلیل مقدار

میں استعمال کرنے پر اسکا وہ سوزشی اثر بالکل باقی نہیں رہتا بلکہ محض بے ضرر ہو جاتا ہے۔ اور بجائے محل استعمال پر اسکا سوزشی یا اکال اثر ہونے کے مقوی اور مسکن اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ اس وزن کا نام وزن شفائیہ ہے۔

محل استعمال اور اسکے طرق

سمیہ وزن میں بیرونی یا اندرونی اسکا استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ الا اشد ضرورت کے وقت نہایت احتیاط کے ساتھ دانا طبیب اس سے بہت ہی اعلےٰ کام لے سکتا ہے۔ مثلاً بہت ہی مزمن اور عسر البراء امراض مثل صرع۔ مالیخولیا۔ صداع مزمن۔ ضیق النفس وغیرہ جو کسی علاج سے اچھی نہ ہو سکتی ہوں۔ انکے واسطے اسکا استعمال یوں کرنا چاہئے۔ کہ اعضاء بعیدہ ظاہری ہاتھ یا پاؤں کے کسی موزوں حصہ پر اسکا بیرونی استعمال کریں یہاں تک کہ قرحہ پیدا ہو جائے۔ موزوں حصہ سے مراد یہ ہے کہ جس جگہ پر زخم کرنے سے ظاہری اور باطنی کسی قسم کا ہرج نہ ہو مثلاً وہ جگہ موٹی موٹی عروق دمویہ سے خالی ہو تاکہ قرحہ غائر ہو کر انکو خراب نہ کرے نیز کام کاج یعنی چلنے پھرنے اور پکڑنے کے فعل میں خلل نہ آئے۔ پس وہ جگہ صرف دو ہیں۔ ہاتھوں میں کوہنی سے نیچے اور پنجہ سے اوپر اور پاؤں میں گھٹنہ سے نیچے اور ٹخنہ سے اوپر لیکن ہاتھ کے مقابلہ میں پنڈلی زیادہ موزوں ہے۔ جب وہاں قرحہ پیدا کر لیا جائے تو اس قرحہ میں بلور یا پتھر یا سکہ کی چھوٹی سی گولی رکھکر اسپر پٹی باندھ دیا کریں پھر روزانہ ایک دفعہ اس گولی کو نکالکر زخم کو صاف کر کے دوبارہ پھر گولی رکھ کر باندھ دیا کریں حتےٰ کہ چند ماہ یا سال ڈیڑھ سال تک اس قرحہ کو مندمل ہونے نہ دیں۔ اس عمل سے ان امراض کو قطعی فائدہ ہو جاتا ہے پھر جب اطمینان ہو جائے کہ اب مرض کے عود کرنیکا اندیشہ نہیں ہے۔ تو اس زخم کو مراہم مناسبہ سے اندمال کر دیں۔ اسی طرح بچھو اور سانپ و زنبور وغیرہ کے کاٹنے پر جگہ ماؤف پر اسکا لگا دینا زہر کو بدن میں منتشر ہونے سے روک دیتا ہے۔ اور اس طرح

مریض زہر کے خوفناک نتائج سے بچ جاتا ہے۔ اسی طرح مریضان جلق وضعف باہ جو دت سے از کار رفتہ ہوں اور ان کی قوت انتشار بہت ہی کم ہو چکی ہو یہانتک کہ کبھی بھولے سے بھی جنبش نہ ہوتی ہو تو عضو خاص کی جلد پر موزون جگہ میں اس دوائی سے پھنسیاں پیدا کرائیں یا ضرورت پر زخم کرادیں تاکہ طبیعت اس طرف مائل ہوکر اس عضو کی حس وحرکت میں قوت پیدا کرے۔ اسی طرح اس کو وزن سمیہ میں اندرونی استعمال کے لئے ان امراض میں دے سکتے ہیں جن میں بجز ایسے سخت علاج کے مریض کے ضائع ہو جانیکا سخت امکان ہو اور دوسری کوئی دوائی یا علاج اسقدر مفید نہ ہو سکتا ہو جیسے مرض سکتہ یا سخت درجہ کی سبات یا سرسام وغیرہ وغیرہ جن میں فوراً ایک سخت اور قوی امالہ کی ضرورت ہو ورنہ مرض کے بڑھ چلنے اور مریض کے تلف ہو جانیکا اندیشہ ہو تو اس دوائی کو مقدار سمیہ میں نہایت احتیاط سے اندرونی یا بیرونی استعمال کرلینا بہت سی جانوں کے بچ جانیکا موجب ہوا کرتا ہے۔ اور پھر ان امراض میں بھی جو عسر البرء اور نہایت ہٹیلی ہوا کرتی ہیں۔ اگرچہ جلد مہلک نہیں ہوا کرتیں۔ مگر معمولی قے آور یا دست آور ادویہ کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ وہاں بھی اسکا اندرونی استعمال کرانا مفید ہوتا ہے۔ مثلاً استسقا۔ فالج۔ آتشک۔ دمہ وغیرہ۔ اگر صرف قے مطلوب ہو تو اس کے کھلانے کے بعد گرم پانی سے مدد کرنی چاہئے تاکہ بذریعہ قے نکل جائے لیکن اگر اسہال وقے دونو مطلوب ہوں تو اس کے بعد سرد پانی پلائیں اور اگر صرف اسہال مطلوب ہوں تو اس دوائی کو مفرد استعمال نہ کریں بلکہ کسی اور مسہل دوائی کے ساتھ ملا کر دیں یا کم از کم ایسا کریں کہ اسے سیال صورت میں بنا کر دیں یا اس کے ہمراہ کتیرا گوند یا بہدانہ کا لعاب دیں تاکہ معدہ میں زیادہ سوزش نہ کرنے پائے۔ اور قے نہ آئے بلکہ عمل اسہال جو مطلوب ہے کرے۔ سو اسکی سمیہ خوراک کا وزن جان آدمی کے واسطے یہ ہے خشک دودھ کا وزن ۲ رتی سے چار رتی اور تازہ دودھ کا وزن ۴ رتی سے ایک ماشہ اور

(باقی اگلے مہینے)

استفسارات

سوال اوّل (منجانب حکیم نظام الدین صاحب گجراتی) چونکہ آپ نے تپ کو علیحدہ علیحدہ قسم نہیں لکھا۔ بلکہ سب کو ایک ہی قسم قرار دیا ہے۔ لہذا یہ سخت ناممکن امر ہے۔ کیونکہ ہمارے مشاہدہ اور روزانہ تجربہ میں مختلف قسم کے تپ آتے ہیں جنکا علاج بھی مختلف کرنا پڑتا ہے۔ کوئی روزانہ ہوتا ہے۔ کوئی باری باری کا۔ اور پھر باریوں میں بھی فرق ہے۔ کوئی تیسرے دن کا۔ کوئی چوتھے دن کا کوئی اس سے بڑھکر بہت بہت دنوں سے ہوتا ہے۔ پھر بعض تپ مسلسل ہوتے ہیں۔ جو کہ اُترتے ہی نہیں۔ اور پھر ان مسلسل بخاروں میں بعض ایک دوسرے سے اپنی علامات وعوارضات میں بالکل مختلف ہُوا کرتے ہیں۔ جس پر عقل اور تجربہ بھی فتوے دیتے ہیں۔ کہ یہ تمام تپ علیحدہ علیحدہ قسم کے ہیں۔ سو جب علیحدہ علیحدہ ہوئے تو اُن کا علاج بھی علیحدہ علیحدہ ہونا چاہئے تھا۔ چنانچہ اطباء یونان۔ عرب۔ مصر نے صدہا قسم کے تپ لکھے ہیں۔ جیسے کہ آپ سے بھی پوشیدہ نہیں۔ مانا کہ آپ اخلاط کے قائل نہیں ہیں۔ لیکن اخلاط کے نہ ماننے سے یہ لازم نہیں آتا کہ مختلف علامات کے تپ صرف ایک ہی قسم ہو جائیں۔ کیونکہ ڈاکٹر لوگ بھی اخلاط کو نہیں مانتے۔ لیکن انہوں نے بھی صدہا قسم کے تپ تسلیم کئے ہیں۔ اور اُنکے جدا جدا علاج لکھے ہیں۔ پھر ہومیوپیتھک بھی عموماً ہر ایک بخار کا علاج علیحدہ علیحدہ کرتے ہیں۔ ویدک والوں نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ ہم حیران ہیں کہ آپ نے ہر قسم کے تپ کو ایک ہی قسم کیوں قرار دیا ہے۔ اس امر کے متعلق ذرا وضاحت سے لکھیں تاکہ پوری طور پر سمجھ میں آجاوے۔

دوسرا سوال (منجانب حکیم شیخ غلام محمد صاحب آف راولپنڈی) نوبتی تپ کیوں وقت اور یوم مقررہ پر ہوتے ہیں۔ اس نوبتی تپ سے مراد صرف تیسرا اور چوتھیہ تپ ہی مراد نہیں۔ بلکہ تمام نوبتی تپوں سے ہے کہ کیوں ایک

مقررہ وقت پر پیدا ہو جاتے ہیں۔ پھر رفع ہو کر پھر ہو جاتے ہیں۔ ان کے باعث سے مطلع فرمایا جاوے۔ کہ طب جدید کے رُو سے اس کی کیا وجہ ہے۔ کیونکہ متقدمین یونانی تو اس نوبت کو اخلاط کے ماتحت بیان کرتے ہیں۔ یعنی سوداوی وصفراوی وغیرہ۔ اور ڈاکٹر لوگ جراثیم کا سبب بیان کرتے ہیں۔ کہ جب جراثیم اس حد تک ہو جاتے ہیں کہ بخار پیدا ہو تو بخار ہو جاتا ہے۔ لیکن جب تپ کی گرمی سے وہ جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں تو تپ اُتر جاتا ہے۔ لیکن چونکہ تمام جراثیم ہلاک نہیں ہوتے بلکہ کچھ ہلاکت سے بچ رہتے ہیں۔ اس لئے وہ افاقہ کے وقت پھر بڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ حتےٰ کہ باری کے وقت تک اُن کی کافی تعداد ہو جاتی ہے۔ جو بخار پیدا کرنے اور طبیعت مدبرہ بدن پر فتح پانے کے قابل ہو۔ پس بخار وقت معینہ پر اُتر جاتا ہے۔ پس افاقہ کا لمبا اور چھوٹا ہونا جراثیم کی جلدی اور دیر سے پیدائش کے باعث ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

تیسرا سوال۔ یہ جو آپنے طب جدید میں مسئلہ دوران خون کے متعلق لکھا ہے اس سے بندہ کو عجیب حیرانگی لاحق ہے۔ کہ آپنے اس قدر جلد کیونکر سائنس دانوں کی تسلیم اخذ یاد کی ہے۔ باوجودیکہ اطبائے متقدمین نے طب یونانی کو پورا کرنے کے لئے اس مطلب کے کسی پہلو کو فروگذاشت نہیں کیا اور پھر متاخرین اور اہل تجربہ نے بھی اپنے تجربات اور مشاہدات کی بنا پر یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ مرض ذات الریہ میں فصد باسلیق کرنے سے ہی گوہر مقصود ہاتھ آتا ہے۔ یعنی اسی رگ کے فصد سے بیمار کو افاقہ حاصل ہوتا ہے۔ سوائے اس خاص رگ کے کسی دوسری رگ کے فصد کرنے سے یہ مدعا پورا نہیں ہو سکتا۔ لہذا سوال پیدا ہوتا ہے، کہ ذات الریہ میں مختص درید کا فصد کرنا کیوں فائدہ بخشتا ہے۔ لیکن اگر دورانِ خون کو تسلیم کر لیا جائے تو دورانِ خون چونکہ جسم کے ہر ایک حصہ میں موافق اپنے منفذوں کے برابر دورہ کرتا رہتا ہے تو چاہیئے تھا۔ کہ خواہ کسی درید سے ہی فصد کیا جاتا تو بیمار کو افاقہ ہو جاتا۔ حالانکہ تجربہ میں یہ بات صحیح نہیں آتی کہ ذات الریہ

کے بیمار کی ورید قابض یا عرق النساء یا اور کوئی ورید کھولی جائے تو اسکو کچھ فائدہ ہو۔ بلکہ اُلٹا نقصان ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ اس کی قوت گھٹ جاتی ہے۔ کہ جس کو قدرت قدیر نے انسان کی صحت کے لئے مدبرہ بنایا ہے۔ حالانکہ یہ مسئلہ تمام اطباء مانتے ہیں۔ کہ طبیعت یعنی قوت مدبرہ بلا ارادہ انسان کی صحت اور نشوونما کو قائم رکھنے کے لئے اپنے فرائض منصبی میں ہر وقت مستعد اور کمربستہ ہے۔ اور پھر دیکھنا چاہیئے کہ مخصوصہ امراض نسواں یعنی عسر طمث اور احتباس طمث میں صافن کا فصد ہی فائدہ بخشتا ہے۔ اور امراض عظم الطحال میں فصد البطی دست چپ سے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح پر مرض عرق النساء کے لئے ورید عرق النساء کا فصد ظاہر کرتا ہے کہ درمیان خون کا مسلہ مشتبہ ہے۔ علی ہذا القیاس آپ بھی اپنی عنان توجہ کو اس طرف مبذول فرما کر غور کر سکتے ہیں۔ کہ آیا مسلہ دوران خون حق ہے یا کہ اطبائے متقدمین کی معلومات صحیح ہے۔ آپ کی عین عنایت ہے کہ بندہ کو بھی مستند اور عقلی دلائل سے آپ اس بات کا ثبوت دیویں جس سے میری دلجمعی ہو۔

نیازمند سراج الدین ممبر انجمن خادم الحکمت ۲۶۰

اطلاع

رسالہ تبصرۃ الاطباء ہمیشہ ۳۲ صفحہ پر چھپا کریگا۔ اس دفعہ بسبب افتتاحی مضامین کی زیادتی کے اس کا حجم بجائے ۳۲ صفحہ کے ۴۰ صفحہ ہوگیا ہے یہ حجم آئندہ نہیں ہوگا۔ لہذا اطلاعاً لکھا جاتا ہے تاکہ بعد میں ناظرین کو اعتراض نہ ہو۔ (ایڈیٹر)

جوابات استفسارات

جواب نمبر ۱ - میرے دوست نے یہ سوال بالکل عدم تدبر و تفکر کی وجہ سے کیا ہے - ورنہ اسی مضمون میں اُن کے سوال کا جواب درج تھا - یعنی اگرچہ اس مضمون میں لکھا گیا تھا - کہ طب جدید میں تمام قسم کے تپ صرف ایک ہی مرض سمجھے جاتے ہیں - لیکن یہ کہیں نہیں لکھا - کہ ان تمام قسم کے بیتوں کا علاج بھی صرف ایک ہی ہے - خواہ اُن میں علامات و عوارضات کا کس قدر اختلاف ہو بلکہ صاف صاف لکھدیا تھا - کہ تپ صرف ایک ہی مرض ہے - اس کی خاص علامتیں صرف پانچ ہیں - جب وہ پانچوں علامات کسی مریض میں موجود ہوں - تو وہ مریض تپ میں گرفتار ہے - لیکن اگر ان پانچ علامات میں سے کوئی علامت موجود نہ ہو - تو سمجھو اس مریض کو تپ نہیں بلکہ کوئی اور مرض ہے لیکن اگر ان علامت خمسہ کے علاوہ کوئی اور علامت یا بعض علامات بھی موجود ہوں - تو وہ تپ مفرد نہ ہوگا - بلکہ مرکب مرض ہوگا - یعنی تپ مفرد صرف فعل قلب کی اس زیادتی کا نام ہے - جو کہ خون میں بعض مواد غیر صالحہ کی موجودگی کی وجہ سے اُسے کرنی پڑتی ہے - اور اس زیادتی فعل قلب سے صرف وہی علامات خمسہ ظاہر ہوتی ہیں - جو کہ اب پھر درج کی جاتی ہیں - وہ یہ ہیں -
(۱) دل اپنی طبعی حالت سے زیادہ اور جلد جلد حرکت کرتا ہے (۲) جس کی متابعت سے نبض بھی تیز چلتی ہے (۳) خون اپنی طبعی حالت سے زیادہ گرم اور غلیان میں ہو جاتا ہے - (۴) جس سے تمام جسم کی حرارت حالت طبعی سے بڑھ جاتی ہے (۵) اکثر اعضاء اپنے افعال میں غیر معتدل رفتار پر مجبور ہو جاتے ہیں - چنانچہ پھیپھڑے کے فعل میں تیزی ہو کر سانس جلد جلد آتا ہے - معدہ کے ترک فعل سے بھوک نابود ہو جاتی ہے - گردے اپنا فعل باقاعدہ ادا نہیں کرتے جس سے پیشاب سُرخ بُو دار اور کم مقدار میں پیدا ہوتا ہے - اسی طرح سے دیگر رطوبات بھی کم پیدا ہوتے ہیں - مثلاً عمل تعریق کی کمی سے جلد خشک ہو جاتی ہے - لبوں پر پپڑی جم جاتی ہے

لعاب دہن کے کم پیدا ہونے سے منہ خشک اور زبان پر میل جم جاتی ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ قبض ہو جاتی ہے۔ نظام عصبی کے فتور سے اعضاء شکنی بے چینی بے خوابی۔ دورانِ سر۔ تشنج۔ اوجاع عصبی۔ ہذیان۔ غنودگی۔ مدعشہ وغیرہ عوارضات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس حالت میں تپ کا علاج صرف ایک ہی ہے۔ لیکن اگر علامات خمسہ کے علاوہ دیگر علامات بھی پائی جائیں۔ تو معلوم ہو جائیگا۔ کہ یہ مریض صرف تپ کا مریض نہیں رہا۔ بلکہ بعض دیگر امراض میں بھی مبتلا ہو گیا ہے تو پھر اسکا علاج بھی ایک نہ رہیگا۔ بلکہ ہر ایک کے مناسب حال علاج تجویز کرنے پڑینگے۔ اور دیگر اعضاء کی بے اعتدالی کو بھی جس سے دیگر علامات پیدا ہوتی ہیں۔ دور کرنا ضروری ہوگا۔ پس ان تمام مختلفہ علامات کی وجہ سے جو مختلف اعضاء کے افعال کی بے اعتدالی ثابت کر رہے ہونگے۔ علاج بھی حسب اعضاء متغیر الافعال کے علیحدہ علیحدہ اور مختلف ہونگے۔ چنانچہ میں نے اسی مضمون میں دیگر علامات لکھکر اور ان علامات کے ماتحت اعضاء متغیرہ کے حالات بھی درج کر کے ان کے مناسب حال علیحدہ علیحدہ علاج بھی لکھ دیئے تھے۔

جواب نمبر ۲۔ یہ سوال واقعی ایسا ہے کہ جسکا جواب مضمون گذشتہ میں مفصل نہیں لکھا گیا۔ سو اب اس کے متعلق توضیح کی جاتی ہے کہ یہ مسئلہ تو آپ اس مضمون حیات میں پڑھ ہی چکے ہیں۔ کہ تپ حقیقت میں فعل تلسب کی زیادتی کا نام ہے۔ اور فعل قلب کی زیادتی کا باعث خون میں کسی مادہ غیر صالحہ کی موجودگی ہے۔ یہ امر بھی طب جدید کے ماتحت بخوبی ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ بدن کے اندر کوئی مادہ غیر صالحہ یعنی فاسدہ نہیں آسکتا۔ جب تک اعضائے بدنی میں سے کسی کارکن عضو کے فعل میں نقص نہ آجائے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ پہلے کسی ایک عضو میں کمی فعل پیدا ہوئی جس کے نقص سے جراثیم یا مادہ فاسد موجود ہوا۔ یا اخلاط میں تغیر پیدا ہوا۔ تو جب خون کے دوران میں وہ مواد فاسدہ قلب میں پہنچے۔ تو قلب نے احساس کیا جس سے متاثر ہو کر خون میں تحریک شروع کی یعنی اپنی حرکت انقباض

و انبساط کو جلد جلد شروع کیا۔ تاکہ وہ غیر مصفےٰ خون صاف ہونے کے واسطے تمام اعضاء میں جلد جلد جاوے۔ اور وہ اعضاء جنکے سپرد صفائی خون کا کام سپرد ہے اسکو صاف کرتے جائیں۔ چنانچہ قلب کی حرکت غیر طبعی سے خون کا دوران بھی تیز ہو جائیگا۔ اور ساتھ ہی ان تمام اعضاء کا کام بڑھ جائیگا۔ جو صفائی خون پر ملازم ہیں۔ پس جو جو اعضاء طاقتور ہونگے۔ وہ تو کام کی زیادتی سے نہیں گھبرائینگے۔ بلکہ اپنے افسر کے تتبع میں کام کو جلد جلد کر کے اسکا منشاء پورا کر دینگے۔ لیکن وہ خاص عضو جو کہ اپنے فعل میں پہلے کمزور ہو چکا ہوا ہے۔ خواہ وہ اسکی کمزوری موروثی طور پر ہو خواہ کسی سابقہ مرض کے علاج نہ ہونے سے کمزور ہو چکا ہوا ہے۔ اور خواہ کثرت کام کی وجہ سے اب کمزور ہو کر اپنے فعل کے سرانجام دینے سے عاری ہو چکا ہے کہ وہ تپ کی حالت میں اس کثرت کام کو دیکھکر سخت گھبراہٹ میں گرفتار ہو جائیگا اور اس سے فرض منصبی کا ادا ہونا مشکل ہو جائیگا یعنی خون تو اس میں بباعث تیزی فعل قلب کثرت سے پہنچیگا۔ لیکن وہ اپنے صاف کر کے جلد جلد نہ بھیج سکیگا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اس عضو میں خون کا اجتماع ہونا شروع ہو جائیگا۔ اور اس طرح اسکے جسم اور حجم میں عظم پیدا ہو جائیگا جیسے عظم الکبد اور عظم الطحال جسکے یہ معنی ہیں کہ جگر اور طحال میں اجتماع خون ہو گیا ہے۔ اسیطرح بغل اور زیر گوش اور بن ران کی غدود میں ورم یعنی اجتماع خون جسے طاعون کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ نیز پھیپھڑے کے اجتماع خون جسے مرض ذات الریہ میں ہو جاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ پھر اگر اس حالت میں بھی علاج کافی ہو گیا۔ یعنی معالج نے اس عضو کو طاقت دیدی یعنی اس کے فعل کو تیز کر دینے والی تجاویز سے کام لیا تو فبہا ورنہ اجتماع خون سے انجماد خون ہو کر وہاں ورم پیدا ہو جائیگا۔ جیسے سرسام۔ نمونیا۔ ورم جگر ورم طحال۔ ورم گردہ۔ ورم طاعون وغیرہ وغیرہ۔ اگر اس وقت بھی علاج کارگر ہو گیا تو فبہا ورنہ پیپ پیدا ہو کر پھوڑا بن جائیگا۔ جیسا کہ ظاہر ہے۔ لیکن تمام ایزادی مرض اس حالت میں ہے۔ جبکہ وہ عضو بالکل کام سے رہ جائے۔ یعنی اپنے فعل کو سرانجام نہ دے سکے۔ لیکن اگر اس میں اس قدر طاقت ابھی موجود ہو کہ قلب کی تحریک سے متحرک ہو کر دیگر اعضاء کے ساتھ ساتھ محنت سے کام کرتا جائے۔ تو

اسکا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ان مواد کو صاف کر دیا جائے اور تپ اُتر جائے۔ یعنی عدم ضرورت کی وجہ سے قلب اپنی تحریک کو ختم کر دے۔ پس تپ کے اُتر جانیکے ساتھ ہی تمام اعضاء میں ایک سکون پیدا ہو جائیگا۔ اور اپنے اپنے واجبی کاروبار میں لگ جاوینگے۔ اگرچہ تمام اعضاء اس کثرت کام کی وجہ سے تھک جائینگے۔ لیکن چونکہ وہ تندرست اور طاقتور تھے۔ اس لئے وہ اپنے فرائض منصبی کو واجبی طور پر ادا کرنیکے قابل رہینگے۔ لیکن وہ کمزور عضو جو باوجود اپنی کمزوری اور ناطاقتی کے صرف تحریک قلب کے ماتحت حد سے زیادہ محنت کرتا رہا تھا بالکل مردہ سا ہو جائیگا۔ اور اس قابل نہ رہیگا کہ اپنے واجبی وظیفہ کو پورے طور پر جاری رکھ سکے بلکہ کچھ عرصہ کے لیے اسے اپنے کام کو بالکل تھوڑا تھوڑا کرنا ضروری ہوگا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ اسکے کچھ عرصہ تک کام کو ضرورت سے کم کرنیسے اسی قسم کے مواد فاسدہ پھر پیدا ہونے شروع ہو جائینگے۔ حتےٰ کہ پھر وہ مواد خون میں مل کر دل میں آجائینگے تو دل پھر مثل سابق تمام اعضاء میں تحریک کریگا۔ اور پھر دوبارہ تپ چڑھ جائیگا۔ علےٰ ہذا القیاس ایسا ہی ہوتا رہیگا۔ اس مسلسل دور کے پھر دو نتیجے ہونگے۔ اول یہ کہ اگر وہ کمزور فعل والا عضو بہت کمزور ہے۔ تو ہر دفعہ کی محنت سے سخت مجبور ہو کر اور دن بدن زیادہ کمزور ہو کر بالکل کام چھوڑ دیگا جس سے اسمیں اجتماع عفونت ہو کر آخر ورم ہو جائیگا۔ سو اس حالت میں تپ بجائے نوبتی کے لازمی اور دائمی ہو جائیگا۔ دوسرا نتیجہ یہ کہ اگر زیادہ کمزور نہیں تو وقفہ کے وقت کچھ نہ کچھ اپنا وظیفہ بجا لاتا رہیگا۔ اور چند نوبتوں کے بعد اپنے افعال میں سرگرم ہو کر اور اس محنت کا عادی ہو کر اپنے کام کو پورے طور پر سرانجام دینا شروع کر دیگا۔ اور بخار ہمیشہ کے لئے اُتر جائیگا۔ خصوصاً اگر معالج نے بھی اس کی طاقت دہی میں معاونت کی پس یہ ہے نوبتی تپوں میں وقفہ اور نوبت کی فلاسفی یہی وجہ ہے۔ کہ بعض مریضوں میں پہلے نوبتی تپ ہوتے ہیں۔ لیکن بعد میں سبب نہ ہونے صحیح علاج کے لازمی و دائمی بن جاتے ہیں۔ برخلاف اسکے بعض ایسے مریض ہوتے ہیں جنکو پہلے تو لازمی تپ ہوتا ہے۔ مگر علاج درست ہونے پر کبھی تو وہ یک لخت اُتر جاتا ہے۔ اور پھر نہیں ہوتا لیکن اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ دائمی سے نوبتی ہو جاتا ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ

اُتر جاتا ہے۔ یہ امر مشاہدات متواترہ سے ثابت شدہ ہے جس سے کوئی بھی یونانی حکیم اور ڈاکٹر انکار نہیں کر سکتا۔ البتہ یونانی طب کی اخلاط والی تھیوری اور نیز داخلِ عروق یا خارج از عروق والا مسلہ ضرور کمزور اور بلا دلیل مسلہ ہے۔ کیونکہ جب ہم ہمیشہ دیکھتے ہیں کہ روزانہ آنیوالے تپ کئی دفعہ تبدیل ہو کر تیسرے دن آنے لگ جاتے ہیں۔ اور تجاری سے چوتھیہ تپ ہو جاتا ہے کبھی چوتھیہ تپ بدلکر تیجاری ہو جاتا ہے۔ اور تیجاری سے ہر روز آنیوالا اور اکثر دفعہ روزانہ ہونیوالا بخار سوء تدبیری سے لازمی بھی ہو جاتا ہے۔ تو اخلاط کے ماننے والوں کو یہ بھی ماننا پڑیگا کہ سودا کبھی بلغم سے بدل جاتا ہے اور بلغم کبھی صفراء سے بدل جاتا ہے اور کبھی برعکس حالانکہ یہ محال ہے۔ اسی طرح ڈاکٹروں کی جراثیم والی تھیوری جیساکہ آپنے لکھا ہے کہ تپ کی حرارت سے جراثیم جل جاتے ہیں۔ تو کمی جراثیم ہو کر بخار ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ رائے بھی کمزور ہے۔ اگرچہ یونانیوں کی نسبت کسیقدر وزنی ہے۔ کیونکہ اگر تپ قاتلِ جراثیم ہے۔ تو ڈاکٹروں کو چاہیئے کہ مریض تپ کو ایسی دوائی دیا کریں جس سے تپ اور بھی تیز ہو جائے تاکہ تمام جراثیم مر جائیں اور کوئی باقی نہ رہے تاکہ پھر دوبارہ تپ نہ آئے۔ کیونکہ اگر تپ رفع مرض یا سبب مرض کے واسطے ایک قدرتی علاج ہے۔ تو چاہیئے کہ معالج بھی قدرت کی پیروی کرے اور طبع کی معاونت کرے۔ نہ کہ اُلٹا تبرید کر کے تپ کو ہلکا کرنیکی کوشش کیجائے جیساکہ عام طور پر ڈاکٹروں کا اصول علاج ہے۔ کہ ہمیشہ مریض تپ کو ایسی ادویہ دیجاتی ہیں۔ جن سے تپ کی حرارت کم ہو جائے۔ بلکہ ادویہ کے علاوہ اور بعض ایسی تجویزیں کرتے ہیں جن سے حرارت کم ہو جائے جیسے نہایت سرد پانی سے اسفنج کرنا یا چادر کو سرد پانی میں بھگو کر مریض کو اس میں لپیٹنا وغیرہ تو معلوم ہوا کہ یا تو یہ اصول غلط ہے کہ تپ قاتل اور مہلک جراثیم ہے یا یہ طریق علاج غلط ہے کہ معالج کا اولین فرض یہ ہے کہ تپ میں حرارت کم کرنیکا فکر کرے۔ لیکن چونکہ دُنیا کے تمام تجربہ کاروں نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے اور نیز تجربات متواترہ نے گواہی دیدی ہے کہ مرض تپ میں تبرید کا عمل ایک نہایت مفید اور موثر چیز ہے۔ تو لامحالہ ماننا پڑیگا کہ حرارت تپ کو جراثیم کا مہلک ماننا غلط ہے۔ ہاں یہ اصول بالکل صحیح اور مدلل ہے کہ بعض اعضائے آلیہ کے اپنے فرائض منصبی سے غافل ہونیکے باعث اخلاط میں تغیر پیدا

ہوجاتا ہے یا یوں کہہ لو کہ بعض اعضاء کے اپنی کارکردگی سے افعال میں تغیر آجانے سے مختلف قسم کے جراثیم پیدا ہوجاتے ہیں جنکے اثر سے متاثر ہوکر دل کے فعل طبعی میں بھی تغیر آجاتا ہے اور فعل قلب میں زیادہ تحریک ہوکر تپ ہوجاتا ہے۔ پس طریق علاج بھی یہی صحیح ہے اور موزوں بھی ہے کہ فعل قلب کو بھی کم کیا جائے۔ اور ساتھ ہی جس عضو کے فعل میں اول فتور آیا تھا۔ اسکا بھی تدارک کیا جائے۔ اس طرح کا علاج کرنیسے وہ علامات جو کہ اضلاط کا تغیر کہلاتی ہیں۔ یا مختلف جراثیم کے مختصہ علامات و نشانات کہلاتے ہیں خود بخود نابود ہوجاتے ہیں۔ پس اس ساری تحریر کا نتیجہ یہی نکلا کہ اگر تو وہ عضو جس کے افعال کی کمی سے بدن میں فساد پیدا ہوکر تپ پیدا ہوا تھا۔ بالکل ہی اپنے فعل میں کمزور ہوچکا ہوا ہے۔ اور دل کی تحریک سے اسمیں بھی اسقدر طاقت ہے کہ قلبی تحریک سے متاثر ہوکر اپنے کام کو چلانیکے قابل ہوگیا ہے۔ تو بخار نوبتی ہوگا۔ پھر اگر قلبی تحریک سے وہ عضو متحرک ہوکر اپنے کام کو ہمیشہ کے لئے پورا کرنیکے قابل ہے۔ تو بخار بالکل ٹوٹ جائیگا۔ اور اگر اس عارضی تحریک کے بعد وہ عضو زیادہ کمزور ہوکر پھر اپنے کام کو چھوڑ بیٹھا ہے یا سستی سے کام کرتا ہے تو ضروری ہے۔ کہ پھر دوبارہ بخار ہوجائے۔ گویا لازمی بخار یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ کسی عضو مثلاً دماغ۔ ریہہ۔ جگر۔ معدہ۔ گردہ وغیرہ میں سے کوئی عضو اپنے کام سے بالکل غافل اور سست ہوچکا ہوا ہے۔ جو کہ دل کی تحریک سے بھی بیدار نہیں ہوتا۔ بلکہ بہ سبب کثرت کار کے پہلے سے بھی زیادہ مضمحل اور کمزور ہورہا ہے۔ برخلاف اسکے نوبتی تپ سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ جو عضو ظہور تپ کا پہلا ذریعہ ہے وہ اپنے افعال میں قدرے سست ہے۔ بالکل کمزور نہیں ہوا۔ اس لئے نوبتی بخار اسقدر اندیشناک اور مہلک نہیں ہوا کرتے جسقدر لازمی بخار ہوا کرتے ہیں۔ اسی طرح نوبتی بخاروں میں بھی وہ نوبتی بخار جنکی نوبت کم ہو۔ اور افاقہ کا عرصہ زیادہ ہو۔ وہ بہ نسبت اس تپ کے جسکی نوبت زیادہ اور وقفہ کم ہو زیادہ امن والا ہوتا ہے۔

تیسرا جواب اگلے ایڈیشن میں درج کیا جائیگا۔

مراسلات

قابل توجہ ممبران انجمن خادم الحکمت

جمیع برادران فن وحاذقان زمن - معاونین وممبران انجمن کی خدمت بابرکت میں بڑے ادب سے التماس ہے - کہ آج کا دن ان کے لئے خاص طور پر مبارک ہو جس میں یہ رسالہ تبادلہ خیالات کا آلہ - مبتدیوں کا رہنما اور منتہیوں کا عصا - بڑی آب و تاب سے شائع ہوکر انکے دست مبارک میں ہے -

صاحبو - یہ اس انجمن کا آرگن ہے جس کی معاونت وممبری کا بیڑا آپ نے اُٹھا رکھا ہے - اور جس انجمن کو آپ کی شراکت کا مایہ ناز ہے - اور جس کے بانی مبانی عالیجناب ظرافت مآب جناب حکیم احمد الدین صاحب ساکن شاہدرہ ہیں -

بندہ اسکا خیر مقدم کرتا ہوا آپ سے استدعا کرتا ہے - کہ آپ اس رسالے کو کامیاب بنانے میں ہر طرح سے سرگرمی دکھائیں - اور کوشش کریں کہ ہر پہلو میں اپنے دیگر ہمعصروں سے گوئے سبقت لے جاوے - اور آفتاب عالمتاب بن کر آسمان حکمت پر چمکے - اور ایک جہان اس سے منور ہو - لیکن یہ اسوقت ہو سکتا ہے - جبکہ ہم سب کمر ہمت باندھیں - اور اس کی مالی حالت کو بلند پایہ پر پہنچا دیں - کیونکہ فی زمانہ عام طور پر مالی مشکلات ہی زیادہ سدراہ ہوتی ہیں - مگر ؎

مشکلے نیست کہ آساں نشود مرد باید کہ ہراساں نشود

آپ کی مستعدی تمام مشکلات پر حاوی ہے - صرف آپکی توجہ اور کوشش کی ضرورت ہے - آپ کو معلوم ہے کہ عالیجناب حکیم احمد الدین صاحب بانی انجمن نے کیسی عجیب وغریب اور مفید اور سہل الحصول اصولوں پر طب کی بنیاد رکھی ہے - خداوند کریم انکو اس سے زیادہ عالی ہمتی اور عمر دراز بخشے - مگر آپ صاحبان کو جس غرض سے مدعو کیا گیا تھا اور آپ نے ممبری حاصل کی تھی کیا آپ نے بھی اسکا حق ادا کیا ہے اگر کیا ہے

تو کیا بے شک آپ بخوشی بنا دیجئے۔ لیکن اگر نہیں تو پھر یونہی ممبر بن جانے سے کیا حاصل۔ چاہئے تو یہ تھا کہ جس طرح جناب حکیم صاحب موصوف بخود خوض سے کام لیکر اور پنجابی طب کی تکمیل میں سرگرم کارروائی کر کے ملک پر احسان کر رہے ہیں اور جس جانفشانی سے وہ غواص بحر عمیق بنکر اعلے سے اعلے موتی برآمد کر رہے ہیں آپ صاحبان بھی انکے ہر طرح سے ممد و معاون ہوتے۔ مجھے تو اچھی طرح معلوم نہیں کہ یہ سلسلہ کب سے شروع ہوا۔ مگر جب سے چند ماہ ہوئے مجھے پتہ ملا ہے۔ انجمن خادم الحکمت اور بانی انجمن سے بہزار جان فدا و قربان ہوں۔ اگرچہ میں اپنی کم علمی سے کسی بڑے علمی کام میں مدد نہیں دے سکتا۔ تاہم حسب توفیق تن من دھن سے ہر طرح مدد دینے کو تیار ہوں اور جناب بانی انجمن کی خدمت میں بڑے ادب اور شوق سے اپنی خدمات پیش کرتا ہوں جو نسی خدمت چاہیں میرے سپرد کر دیں انشاء اللہ العزیز بجا لاؤنگا۔ مگر چونکہ میری خدمات ہیچ ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس انجمن کے جو بڑے بڑے ماہر علوم اور تجربہ کار اصحاب ہیں وہ مہر سکوت کو توڑ دیں اور شبدیز قلم کو میدان قرطاس میں گامزن فرمائیں اور کچھ کام کر کے دکھائیں۔ یہ خاموشی اچھی نہیں ہے۔ گستاخی معاف میں نے جو کچھ عرض کیا ہے کسی صاحب کا دل دکھانے کو نہیں بلکہ تحریک مقصود ہے۔ تاکہ بہت جلدی طب جدید کا چمن پھولے پھلے۔ اور مشتاقان بلبل ہزار داستان کی طرح اسکے نغمہ سرا ہوں۔

تمام صاحبان کا خاکپاء عبد الغنی از جھبو رانوالی گجرات

رپورٹ ماہ۔ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء بابت پریکٹس شفاخانہ طبیہ بدیمالہ کلاں

اس ماہ میں ۲۰ مریض زیر علاج ہوئے۔ ۱۰ شفایاب ہوئے۔ اور ۳ نے درمیان میں علاج چھوڑا۔ باقی زیر علاج ہیں۔

(۱) گوربچنا ۸ سال۔ رنگ زرد کمزور نبض باریک تیز اور متواتر زبان پر سفید غرا اور نوک اور کنارے سرخ۔ بخار۔ پیاس دست زرد دن میں ۔ ہوش نہیں کرتا۔ بڑبڑاتا ہے۔ بخار ہر وقت رہتا ہے۔ صبح کو قدرے نرم ہوتا ہے۔ تین روز سے

بخار رہے۔ اس سے پہلے ٹیکا چیچک کا بھی لگوایا تھا۔ اس کے بعد بخار رہوا۔
(نوٹ) معلوم ہوتا ہے کہ ٹیکا غلط لگایا گیا ہے۔ اور اس بخار کا زیادہ تر زور کبد پر ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا رنگ زرد ہو گیا ہے۔ اور اسہال بھی زرد ہی ہیں۔
حمی غب لازمہ وبائی علاج مرتیونجہ رس سفوف سمی ۳ر اور قدرے کونین ملاکر دودھ سے دن میں تین دفعہ دی گئی ہے۔ اجوائن اور بادیاں رگڑ کر دن میں ایک دفعہ دی گئی۔ اس کے بعد ۲۱۔ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء تک کوئی دوائی لینے نہیں آئی۔ اور نہ ہی کوئی دوائی آپ دی اور ۲۲۔ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء کو پھر آئی۔ چنانچہ آگے سے یہ حالت بڑھ گئی تھی۔ کمزور آگے سے زیادہ پاخانہ خون آمیز نہایت بے چینی گردن اور چہرہ پر کہیں کہیں موتی جھرہ کے قدرے دانے چھاتی پر بالکل نہیں کھانسی وغیرہ جب یہ تکلیف زیادہ ہوئی تو پھر یہاں دوڑتی آئی اس لئے آج یہ نسخہ دیا گیا۔ منقی۔ بادام انجیر جوشاندہ بنا کر خوب کلاں چھڑک کر دو دو دفعہ پلانے کی ہدایت کی گئی اور بادام منقی ملا کر کھانے کی بھی ہدایت کی گئی۔ ۲۳۔ اپریل کو آگے سے آرام اور ہوش میں آگیا۔ اس لئے وہ ہی نسخہ دینے کی ہدایت کی گئی۔ ۲۸۔ اپریل تک مندرجہ نسخہ دیا گیا۔ اب آرام ہے۔ صرف کھانسی اور بخار اور کمزوری باقی ہے۔ اس لئے آج سفوف سمی ۱ر ½ رتی ہمراہ بادام بادیاں اصل السوس کی خنکائی بنا کر دن میں دو دفعہ دی گئی اب بالکل آرام ہے۔
(۰۲) تیجو عمر ۵ سال نبض بار یک تیز۔ رنگ گندم گوں کمزور دست رنگ زرد پیٹ درد ہو کر نہایت قلق اضطراب ہو کسی کروٹ چین نہیں پیاس لگتی ہے۔ پانی پینے کے بعد قے ہو جاتی ہے۔ آج رات کو اسہال اور درد شروع ہوا ہے۔ اور ہم نے امرت دھارا روح گاؤزبان میں ملا کر دی۔ لیکن کچھ آرام نہیں آیا۔ اور قے کے ساتھ دوائی نکل گئی ہے۔ بخار نہیں ہے۔ پیچش صفراوی یعنی سوزش امعاء علاج سفوف سمی ۳ر ½ رتی صبح و دوپہر کو ہمراہ قدرے دودھ دیا گیا۔ پہلی ہی خوراک سے دست قے اور درد بند ہو گیا اور تیسرے پہر بخار ہو گیا۔ پھر کوئی دوائی

نہیں دی گئی۔ غذا ساگودانہ اور دودھ

(۳) ونتی عمر ۱۶ سالہ رنگ گندم گوں نبض موٹی اور باسرعت ہمراہ بخار کے تمام شکایات مذکورہ بالا ہیں اور قے بھی آتی ہے۔ سوزش امعاء یعنی خفیف ہیضہ۔ علاج سفوف سمی ۲ر کی ایک ہی خوراک سے آرام ہوگیا۔ بخار باقی رہا۔ اس کے لئے سفوف سمی ۲ر میں کونین ملاکر دی گئی۔ ہر روز تین خوراک تیسرے دن سے بالکل آرام ہے۔ کسی قسم کی شکایت وغیرہ نہیں۔

(۴) شام سنگھ عمر ۵۰ سال رنگ گندم گوں نبض موٹی اور باسرعت وغیرہ بخار کھانسی پیاس قدرے بے چینی وغیرہ چھ ایام سے ایسی حالت ہے۔ لیکن آج بخار زیادہ ہوگیا۔ بخار سردی لگ کر ہو جاتا ہے۔ دبائی بخار علاج مرتیونجے رس ہمراہ شہد دیا گیا دن میں تین دفعہ۔ اور کاسنی بادیان اجوائن کی دوپہر کو خنکائی دی گئی۔ غذا دلیا گندم پتلا سا اور پھلکا ہمراہ آب چنا ۱۷۔ اپریل کو پھر آیا اور بیان کیا کہ آگے سے بخار اور کھانسی سے آرام ہے۔ لیکن بالکل نہیں۔ اس لئے یہ دوائی دی گئی۔ مرتیونجے رس۔ کونین سفوف سمی ۲ر ملاکر ہر روز تین خوراک ہمراہ شہد اور وہی خنکائی دی گئی۔ بخار سے ۱۸۔ اپریل کی صبح سے بالکل آرام ہے۔ تھوڑی سی کھانسی ہے۔ اس لئے مذکورہ بالا نسخہ ہی دیا گیا۔ ۱۹۔ اپریل کو بخار کھانسی وغیرہ سے بالکل آرام ہے۔ ہاں قدرے کمزوری اور کھانسی ہے۔ جس کے لئے آج سفوف سمی ۲ر دن میں دو دفعہ ہمراہ دودھ بادیاں کے ہمراہ جوش دیکر دیا گیا ہے۔ اب بالکل آرام ہوگیا ہے۔

(۵) کریم بخش عمر ۴۰ سال رنگ سیاہ طاقتور وغیرہ۔ قے۔ دست بے چینی پیٹ میں سخت درد۔ پیاس۔ آج ہی صبح چار بجے پہلے ایک دفعہ درد ہو کر آیا بعد قے شروع ہوگئی اور دست ہمراہ درد کے بخار نہیں۔ اس سے پہلے گھی بہت زیادہ کھاتا رہا۔ سوزش امعاء معدہ یعنی ہیضہ۔ علاج لونگ گھی میں بریان کرکے دو عدد کھانڈ ملاکر دو دفعہ گھنٹہ بعد دیئے گئے۔ درد قے دست سے بالکل آرام ہے۔ لیکن پیاس بدستور ہے۔ اب سفوف سمی ۲ر ایک خوراک ہمراہ آب دی گئی۔ شام کو قدرے

بخار ہوگیا تھا۔ بعد بالکل آرام ہوگیا ہے۔ غذا ساگودانہ۔

(۶) شیر سنگھ عمر ۳۵ سال نبض باریک قدرے سرعت اور قدرے سخت رنگ گندم گوں۔ آنتوں میں معدہ میں سخت درد قے دست بے چینی آج صبح سے پہلے قے ہوکر دست جاری ہوگئے ہیں۔ اور سخت درد ہو رہا ہے۔ بخار نہیں منہ خشک ہو رہا ہے۔ سوزش امعاء و معدہ یعنی ہیضہ۔ علاج سفوف سمی ۳ر کی دو خوراک ایک ایک گھنٹہ بعد دی گئی۔ لیکن کچھ آرام نہیں ہوا۔ پھر سفوف قرنفل ایک رتی کھانڈ ملا کر دیا گیا ایک ایک گھنٹہ بعد چھ خوراک دی گئی۔ تو سب شکایات سے آرام ہوگیا۔ شام کو بخار ہوگیا۔ اسکا علاج طبیعت خود بخود کرنے لگی۔ اس لئے چھوڑ دیا گیا اور آرام ہوگیا۔ (سفوف سمی کے متعلق شرط ہے کہ ابتداء اسہال میں مفید نہیں۔ حکیم احمد دین)

(۷) گورمکھ سنگھ عمر ۶ ماہ۔ نبض باریک با سرعت لاغر مثل سل ودق رنگ سفید آنکھیں اندر دھسی ہوئی۔ رنگ برنگ کا پاخانہ آتا ہے۔ اور تھوڑا تھوڑا کئی دفعہ آتا ہے۔ پیٹ کچھ تنا ہوا ہے۔ ایں ایں کر کے روتا ہے۔ جسم کا چمڑہ پتلا اور ڈھیلا ہے۔ آج قریباً دو ماہ ہو گئے ہیں۔ والدین اسکے کہتے ہیں کہ ہم کو کسی عورت نے اسکی پیٹھ میں کرم ہونا بتائیں ہیں۔

(نوٹ) ہم کو اس مرض کی اصلیت کا پتہ نہیں لگا۔ اس لئے جواب دیا گیا۔ آپ مطلع کریں کہ یہ کیا مرض تھی۔ اور کیا علاج ہونا چاہئے۔ جس سے اصل مرض کو فوری آرام آجاوے۔ (یہ مرض جگر کی ہے جسکا نام التہاب کبد ہے۔ اجتماع خون جگر میں ہو کر پیدا ہوتا ہے جسکو انگریزی میں کنجشچن آف دی لیور کہتے ہیں۔ حکیم احمد الدین)

رپورٹ ماہواری بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۰ء

بابت پریکٹس شفاخانہ آفتاب الصحت بابا بکالہ۔ باوا سوبھا رام حکیم

اس ماہ میں ۱۲۹ مریض زیر علاج ہوئے۔ روزانہ اوسط ۱۸ رہی جن میں سے ۱۰۷ شفایاب ہوئے۔ ۸ نے درمیان میں علاج چھوڑ دیا۔ باقی ۱۴ زیر علاج ہیں۔

مسماۃ بکھاں قوم جٹ ساکن چک ۲۳ ع لنگڑانا بعمر ۳۸ سال جوان رنگ گندمی آٹھ مہینہ سے درد پیٹ میں ہوتا ہے اور ہاتھ پاؤں بلکہ تمام جسم جلتا ہے۔ دل میرا تھوڑا ہوتا جاتا ہے۔ اور منہ سے پانی ہر وقت آتا ہے۔ اور قبض رہتی ہے۔ پیاس بہت لگتی ہے اور ناف کے قریب ایک گولہ ہو گیا ہے۔ دریافت کیا گیا کہ حیض کا کیا حال ہے اس نے جواب دیا کہ آٹھ ماہ سے بند ہے۔ خرابی حیض مدنظر رکھ کر علاج کیا گیا۔ عسر الطمث ۸ ماہ سے اکسیر الحجر ع ۲ یہ نسخہ ذیل شربہ۔ نوشادر ۱ حصہ ریوند خطائی ۱ حصہ ۲ حصہ ملا کر مرکب طیار ہوا ہے۔ اسکو ۲ ماشہ صبح دو ماشہ شام یہ شربت کوڑا افسنتین والا۔ دیا گیا۔ ہفتہ کے بعد سفوف مفرح مندرجہ کتاب ہدیۃ الاطبا مصنفہ حکیم احمد الدین صاحب بانی انجمن خادم الحکمت والا ایک ماشہ صبح ایک ماشہ شام بہ مربہ آملہ کھلا کر اوپر سے عرق گلاب میں ساؤگی بھگو کر پلائی گئی۔ تیسرے ہفتہ کے دنوں میں حیض کھل کر آیا آرام ہو گیا۔ گولہ بھی دور ہو گیا تمام عوارضات برطرف ہو گئے۔ اور اب وہ راضی ہے۔ ۲۵ جون کو اطلاع دی کہ میں اب تندرست ہوں غذا گوشت روٹی کبھی کبھی ورنہ سبز ترکاری اور روٹی دی گئی۔

مسماۃ ہرکور صوبیدار نی چک ۲۹ ع عمر ۴۰ سال خوب موٹی تازی رنگ گورا۔ بیان کیا کہ مجھ کو چار ماہ سے کھانسی اسقدر آتی ہے کہ نہ رات کو نہ دن کو آرام بالکل نہیں آتا ہے اور کھانسی میں بلغم نہیں نکلتا ہے اور سانس سے سانس نہیں ملتا ہے۔ نزلئی کھانسی ۴ ماہ سے حب سیکران صبح کو شربت بنفشہ سے دی گئی تیسرے روز مسہل کیلومل دیا گیا۔ پھر صبح شام دو نو وقت حب سیکران دودھ گرم گرم سے شروع کرائی گئی۔ دو ہفتہ میں آرام ہو گیا ہے۔ اور بالکل تندرست ہے۔ ۲۰ جون کو راضی ہو گئی ہے۔ غذا دودھ روٹی ہے

میہان سنگھ جٹ بعمر ۳۰ سال رنگ گندمی جوان۔ زرد رنگ نحیف ہو گیا ہے۔ ساکن چک ۶۱ ع دھرو ڑ۔ آج آٹھ روز سے درد پسلی سے از حد تنگ ہوں بخار ہذیان اور زبان پر تمر سفید جمی ہوئی تھی۔ ہوش حواس قائم تھے۔ مگر کبھی کبھی بیہوشی کی بات کرتا

تھا۔ بخار ۱۰۵ درجہ تھرمامیٹر سے تھا۔ ہر وقت رہتا تھا۔ ذات الریہ ۸ روز سے اسی وقت فوراً فصد باسلیق لی گئی۔ خون زیادہ نکالا گیا جس سے وہ پسینہ سے فوراً تر بتر ہو گیا تھا۔ شربت عناب پلایا گیا دوسرے روز کیلومل کا مسہل دیا گیا۔ تیسرے روز مکسچر لائکوار ایمونیہ ایسی ٹیٹس اور شورہ اور ناٹرک ایتھر دیا گیا چوتھے روز وہ تندرست ہو گیا۔ غذا آش جو مرکب بہ گوشت دیا گیا۔

مسماۃ جے کور عمر ۲۰ سال ساکن چک ۷۷ ملال پور جوان عمر گندمی رنگ دو تین روز سے میری آنکھ میں اُل پڑتی ہے اور سُرخی رہتی ہے اور تنفس اسقدر کمزور ہو گئی ہے کہ آدمی کی پہچان مشکل ہو سکتی ہے۔ اُل نے بہت تنگ کیا ہے ضربان الچشم تین روز سے پلستر کنپٹی پر لگایا گیا۔ اور حب الشفا صبح شام کھانے کو دی گئی۔ سُرمہ سُرخ۔ شورہ سندھور ملا کر طیار کر کے دیا گیا۔ ہر تیسرے روز حب قبض کشا دی گئی۔ ہدایت کی گئی کہ اطریفل کشنیز ہر مہینہ میں ایک ہفتہ کھا لیا کرو۔ اسی وقت سے بالکل اُل سے آرام ہے اور آدمی پہچان لیتی ہے۔

میلا چمار ساکن بوڑیوال بعمر ۴۵ سال رنگ گورا نحیف کمزور ہاتھ پاؤں سوجے ہوئے۔ مُنہ پر سوجن تھی۔ دو مہینہ سے بخار آتا ہے۔ اب سوجن ہو گئی ہے۔ چلنا پھرنا بند ہو گیا ہے۔ زندگی کی کوئی اُمید نہیں ہے۔ سوء القنیہ۔ ابر کشتہ ایک ماشہ کھلا کر اوپر سے کوڑا شربت دیا گیا صبح کو شام کو سفوف مفرح دیا گیا۔ دو ہفتہ میں آرام ہو گیا۔

دیال سنگھ عمر ۱۴ سال رنگ زرد ساکن دھوئیاں۔ چار سال سے تمام اعضا موٹے موٹے میں درد رہتا ہے۔ کبھی سوج جاتے ہیں۔ درد کی شدت سے رات کو سونا مشکل ہو جاتا ہے۔ وجع المفاصل۔ صبح کو حب قبض کشا، عرق سونف سے شام کو حب کچلا کھلا کر اوپر سے سونف اُبال کر پلایا گیا۔ کیونکہ ہاضمہ کی خرابی سے درد تھا آرام ہو گیا۔ دو ہفتہ میں۔ ۱۶ جولائی کو بالکل تندرست ہو گیا۔

قواعد وضوابط

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ۔ لاہور

(۱) ہر ایک طبیب اور طب سے مذاق رکھنے والا خواہ کسی طریق اور کسی شاخ طب سے تعلق رکھتا ہو۔ انجمن ہذا کا ممبر ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ اغراض و مقاصد انجمن سے پورا پورا اتفاق رکھتا ہو۔ اور اس کی ترقی و بہبودی کے لئے ہر ممکن ذریعہ سے کوشاں رہے اور تمام قواعد وضوابط پر کاربند ہو۔

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہو گا۔ کہ تمام ممبران کے ساتھ رشتہ اتفاق واتحاد کو بڑھائے اور انکو ہر ایک معاملہ میں عموماً اور طبی معلومات وضروریات میں خصوصاً شرح صدر سے مستفیض و مستفید کرے اور کسی قسم کی تنگدلی اور بخل کو روا نہ رکھے۔

(۳) انجمن کی ممبری کے لئے نہ کوئی داخلہ ہو گا۔ اور نہ ہی کچھ ماہوار یا سالانہ چندہ۔ ہاں جو شخص خوشی سے فنی خدمت سمجھ کر کچھ حصہ لیگا۔ اس سے بصد شکریہ قبول کیا جائیگا۔

(۵) ہر ایک ممبر کو حق حاصل ہو گا۔ کہ تمام معاملات و امورات انجمن میں اپنی ازادانہ رائے دے سکے۔ مگر بعد مشورہ ممبران جس امر پر بمنظوری بانی انجمن فیصلہ قرار پا جائے اس کے برخلاف ناراضگی کا کوئی حق نہ ہو گا۔

(۶) انجمن کے تمام بڑے بڑے کام تجارتی اصولوں پر چلائے جائینگے جن میں ہر ایک ممبر شامل ہو سکتا ہے۔ اور اپنی محنت یا زر تجارت کے ماتحت حصہ لے سکتا ہے۔

(۷) وقتاً فوقتاً قواعد وضوابط انجمن میں مشورہ ممبران کے ماتحت ہر طرح سے ترمیم و تنسیخ ہو سکتی ہے

فرائض ممبران

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ۔ لاہور

(۱) جو شخص انجمن ہذا کا ممبر بننا چاہے۔ اسے لازم ہے کہ بذریعہ تحریر اقرار کرے کہ میں نے اغراض و مقاصد اور قواعد وضوابط انجمن کو ملاحظہ کر لیا ہے۔ مجھے تمام امورات کے ساتھ پورا پورا اتفاق ہے۔ اور میں حتے الوسع انپر عمل کرنیکی کوشش کرونگا۔ میرا نام بزمرہ ممبران لکھ لیا جاوے۔ اور اس خط پر پورا پتہ بمعہ تاریخ وغیرہ درج کر کے دفتر انجمن میں بھیجدے

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہے کہ جو اخبار یا رسالہ انجمن کی طرف سے جاری ہو۔ اسکو خود خریدے

اور اس کے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

(۳) جو ممبر باقاعدہ مطب رکھتے ہیں۔ وہ حسب تحریر رسالہ ہدیۃ الاطبا اپنے زیر علاج مریضوں کیلئے باقاعدہ رجسٹر بنائیں اور اپنی پریکٹس کی مختصر سی ماہواری رپورٹ دفتر انجمن میں ماہ بماہ بھیجتے رہیں۔

(۴) جن کا باقاعدہ مطب نہیں۔ مگر علاج کرتے ہیں۔ انہیں بھی اپنے علاج کے کارنامے گاہ بگاہ منکشف کرتے رہنا چاہئے۔

(۵) ہر ایک معالج کے لئے لازم ہے کہ انجمن کی مجربہ و مصدقہ ادویہ کو زیر استعمال رکھے خواہ اپنے پاس رکھے یا کسی مقامی عطار اور دوا فروش کے پاس رکھوائے اور پھر خواہ وہ ادویات خود اپنے خرچ اور اپنے اہتمام سے تیار کرے۔ یا کارخانہ خادم الحکمت شاہدرہ لاہور کی تیار کردہ منگوائے۔

(۶) تشخیص الامراض و تحقیق الادویہ میں نئی تحقیقات سے ایزادی کرنے میں کوشاں رہیں۔

(۷) غیر طبیب ممبران کا فرض ہے کہ پبلک کو انجمن کی طرف رہنمائی کریں۔ اور انجمن کی ہر ایک مفید بات سے مستفید کرنیکی کوشش جاری رکھیں۔

اغراض و مقاصد

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ۔ لاہور

(۱) طب جدید و قدیم ہر قسم کے اصول علاج و تشریحات وغیرہ پر نظر کی جائے۔ اور ان میں سے ضد اصفا و دفع ماکدر کے اصل پر ہر ایک صحیح اور عمدہ بات لیجائے۔ خواہ وہ طب یونانی کی تحقیقات ہو۔ یا ویدک اور ڈاکٹری وغیرہ کی۔

(۲) تمام انتخاب کردہ صداقتوں کو باہم تطبیق دے کر کتابی صورت میں لایا جاوے اور ملک میں ایسے رواج دیا جائے

(۳) ہر قسم کی ادویہ مفرد و مرکبہ جو کہ موجودہ تمام طریقہ ہائے طب کی مجوزہ و مروجہ ہیں انکا مکرر امتحان اور تجربہ کیا جاوے اور انکے صحیح صحیح خواص اور فوائد اور مقدار و خوراک وغیرہ کا تعین و تقرر کیا جائے۔

(۴) ہر قسم کی مفرد و مرکب ادویہ جو مجربہ و محققہ انجمن ہوں انکا ذخیرہ فراہم کیا جائے۔ اور انکی ترویج اور فروخت کیلئے مختلف مقامات پر ایجنسیاں کھولی جائیں۔

(۵) مفردات کے ست۔ جوہر۔ روح۔ روغن وغیرہ نکالے جائیں اور انہیں سے مرکبات ترتیب دیئے جائیں۔ جو کہ استعمال میں آسان اور فوائد میں بڑھ چڑھکر ہوں۔

(۶) علم کیمیا۔ علم جراحی۔ علم تشریح۔ اور علم افعال الاعضا کی اشاعت اور ترویج کی جائے۔ اور اہل ملک کو اس سے باخبر کیا جائے۔

(۷) ان تمام وسائل و ذرائع کو جو تکمیل و اصلاح اغراض و مقاصد انجمن کے متعلق معلوم و محسوس ہوں۔ کام میں لایا جاوے۔